﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللهِ یؤتِیهِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۶/نومبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۴۵

۱۷/رجب ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۶/نبوت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجالاوے

جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا

"جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمالِ صالحہ میں ترقی کرے۔ یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کو خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ ان کی بداعمالی نے اُس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈال کر اُسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کثرت سے بجالاوے۔ اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا؟ اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت؟ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ، طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ یادرکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے۔ محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔

سچی اطاعت ایک موت ہے جو نہیں بجالاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج کی بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں چاہئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہاں موحدّ نہیں ہو سکتا؟ اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اس لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا"۔ (ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، صفحہ ۵۸۹)

اسلام اور بنی نوع انسان کا سچا درد رکھنے والے دل سے جو دعائیں اٹھتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں اور ایسی دعائیں ہی ہیں جو انقلاب پیدا کیا کرتی ہیں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۳/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۲۳/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۴۵ تا ۴۷ ﴿اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم.........﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات سے تعلق رکھنے والی احادیث کا بیان بھی گزشتہ خطبات میں گزر چکا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات بھی پیش کئے جا چکے ہیں۔ تاہم جو مزید باقی ہیں ان سے آج کا خطبہ شروع ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ سے پیش فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے فقیر میں نے بچشم خود دیکھے ہیں اور بعض دوسرے لوگ بھی، کہ کسی دردناک شعر کے پڑھنے یا دردناک نظارہ دیکھنے یا دردناک قصہ سننے سے ان کے آنسو گرنے شروع ہو جاتے ہیں لیکن اکثر ایسے شخص میں نے بڑے مکار بلکہ دنیاداروں سے آگے بڑھے ہوئے پائے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس میں فرمایا ہے کہ کسی زمانہ میں ایسی رقت اور سوزوگداز خصوصیت سے نیک بندوں کی علامت تھی مگر اب تو اکثر یہ پیرایہ مکاروں اور فریب دہ لوگوں کا ہو گیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس میں یہ فرمایا ہے کہ گریہ وزاری خشوع اور خضوع نیک بندوں کے لئے کوئی مخصوص علامت نہیں بلکہ انسان کے اندر ایک قوت ہے جو محل اور بے محل دونوں صورتوں میں حرکت کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اقتباس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی دل میں اسلام اور بنی نوع انسان کا درد اٹھے اس کے نتیجہ میں جو دعائیں پیدا ہوتی ہیں وہ بہت انقلاب بپا کرتی ہیں۔ ایسی دعائیں ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حیا کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی اور قرآنی آیت اور احادیث نبویہ کی روشنی میں حیا کے مختلف تقاضوں کو تفصیل سے سمجھایا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی باحیا اور کریم ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔ حضور انور نے اس کی تشریح کرتے ہوئے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بچوں کی کلاس کا پروگرام ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ حسب معمول تلاوت اور نظم کے بعد ایک حدیث ایک بچے نے سنائی اور تشریح بھی بیان کی گئی۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی اوائل زندگی کے متعلق ایک بچی نے مضمون پڑھ کر سنایا لیکن بچپن کی زندگی کے حالات کم اور ان کی علمی کامیابیوں اور امتیازی Achievements کا ذکر زیادہ تھا۔ حضور نے ریمارکس دئے اور فرمایا کہ آپ نے موضوع کے ساتھ وفا نہیں کی۔ آپ نے ان سے رشتہ داری پر زور دیا ہے۔ ہم بچوں کو ایسے نمونے نہیں سکھانا چاہتے۔ پھر ایک نظم کے بعد ۱۰ اور ۱۲ سال کے بچوں اور بچیوں میں فی البدیہہ تقریروں کا مقابلہ ہوا۔ عنوان یہ تھے۔ صفائی کی اہمیت، نماز کی اہمیت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ایمانداری کیوں ضروری ہے۔ اول دوم اور سوم آنے والوں کو انعام دئے گئے۔

اتوار، ۱۸/اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ۱۶/جولائی ۱۹۹۴ء کی ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔

سوموار، ۱۹/اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۱ جو یکم اگست ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۰ منعقد اور نشر کی گئی۔ کلاس کا آغاز سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۱۹ سے ہوا۔ لوگ جو خدا کو اچھا قرض دیتے ہیں ان کے لئے یُضٰعَفُ لَھُمْ اور وَلَھُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ کے وعدے ہیں۔

آیت نمبر ۲۱ میں لفظ لَھْو کے معنی حضور نے تفصیل سے بتائے کہ لَھْو کھیل تماشے کو، نفسانی خواہشات کی پیروی کو کہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ جو قرآن مجید کا اردو میں ترجمہ فرما رہے ہیں اس سلسلہ میں حضور نے بعض وضاحتیں فرمائیں اور بتایا کہ اُس ترجمہ میں کن خاص امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۶ میں لوہے کی اہمیت اس میں بأس کا سامان ہونے اور انسانوں کے لئے اور کئی طرح سے مفید ہونے کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ جہاد میں اس کے بنے ہوئے ہتھیار استعمال ہوتے ہیں۔

بدھ، ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۱ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آغاز سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۲۸ سے ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے ترجمے سے پہلے کل کے سبق میں لھو کی بحث باقی تھی۔ میرے خیال میں لھو میں نفسیاتی جذبات کو پورا کرنا تو بہرحال درست ہے جسے انگریزی میں Playfull کہتے ہیں۔ ناجائز تعلقات کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لسان العرب میں شہوانی جذبات کا کھیل پورا کرنا بھی لکھا ہے۔ اس طرح ایسی کھیلوں میں مشغول رہنا جو ذکر الٰہی سے باز رکھیں، اعلیٰ اور نسبتاً بہتر کام سے توجہ ہٹا دینا، یہ بھی لھو میں شامل ہے۔ مثلاً اگر بچے پڑھائی چھوڑ دیں اور کرکٹ اور ڈرامے دیکھنے میں لگے رہیں تو وہ لھو میں شمار ہونگے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آیت نمبر ۲۹ میں مومنین کو خدا کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے نتیجے میں دوہرا ثواب اور نور کے بڑھانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورۃ مجادلہ کا آغاز ہوا۔ آیت نمبر ۸ میں ایک نہایت اہم سوشل عادت پر وضاحت کی گئی ہے اور وہ نجویٰ یعنی خفیہ مشوروں کے بارہ میں ہے۔ ایسا مخفی باہمی مشورہ جس میں گناہ، سرکشی اور رسول کی معصیت پائی جاتی ہے وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ہاں آنحضرت ﷺ کے طریق نجویٰ یعنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ مشورے کرنے کے طریق کو اپنانے پر زور ہے۔

جمعرات، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۲۷۱ جو ۷ر اگست ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔

☆...... فرانس میں ایک ایسا سسٹم ہے کہ بوڑھے اور بیمار لوگ جو اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور انہیں پیسے کی ضرورت ہو تو وہ لوگ جو ایسے لوگوں کی پیسوں کی ضروریات پوری کر دیں تو ان کی وفات کے بعد وہ ان کے گھر Occupy کر لیتے ہیں۔ اسلام میں یہ کس حد تک جائز ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ جؤا ہے اور اسلام میں منع ہے۔

☆...... سوئٹزرلینڈ ایک غیر جانبدار ملک ہے اور بہت سی تنظیمیں یہاں پائی جاتی ہیں اور بہت سے ممالک یہاں پیسہ بھی جمع کرواتے ہیں۔ حضور انور سے سوئٹزرلینڈ کے حالات پر روشنی ڈالنے کی درخواست ہے۔ حضور انور نے فرمایا سوئٹزرلینڈ کی دنیا میں ایک خاص پوزیشن اور اہمیت ہے اور یہاں جنگوں وغیرہ کے بداثرات سے مارے ہوئے لوگ آ کر پناہ لیتے ہیں۔ اور جنہوں نے یہ سسٹم ایجاد کیا وہ بہت عقلمند ہونگے کیونکہ تمام سیاسی ممالک یہاں اپنا سونا اور دولت جمع کرواتے تھے۔ حال ہی میں انہوں نے بتانا شروع کر دیا ہے کہ کن کن کی دولت ان کے پاس جمع ہے اور کہاں کہاں سے چرائی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ دولت اور سونا واپس کریں گے یا نہیں لیکن انہوں نے راز افشا کرنے شروع کر دئے ہیں۔ چنانچہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے راز بھی اگل دئے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ رقوم Proxy اور Fake ناموں پر جمع کروائی گئی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے لئے کوئی اہمیت نہیں سوائے اس کے کہ چند اعلیٰ اخلاق کے مخلص Swiss افراد جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔

☆...... حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ابولہب مغربی طاقتوں کا وصف ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ابولہب کے لفظی معنی ہیں، آگ کا باپ۔ اس لئے جو بھی انسانوں کو آگ سے ہلاک کرنے یا دلوں میں Heart burn پیدا کرنے کا باعث ہو وہ مراد ہو سکتا ہے۔ حقیقت میں اس سے دجال مراد ہے۔

☆...... ایک سوال سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۵ یعنی یَوۡمَ نَطۡوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلۡکُتُبِ۔ کَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِیۡدُہٗ۔ کے حوالے سے بھی کیا گیا۔ حضور انور نے اس کا مفصل جواب عطا فرمایا۔

☆...... اجودھیا، ہندوستان میں ہندوؤں نے ایک مسجد منہدم کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ جگہ ان کے خدا رامچندر جی کی جائے پیدائش تھی۔ اس لئے مسجد کا یہاں کوئی کام نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے یہاں یا وہاں پیدا ہونے کے تصورات ہی بے بنیاد اور بیہودہ ہیں۔ ہندو کتب نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا اس لئے یہ دعویٰ ہی ناقابل اعتناء ہے۔

☆...... اگر نماز پڑھاتے پڑھاتے امام بیہوش ہو کر گر جائے تو کیا کیا جائے؟ حضور نے فرمایا دوسرا امام نئے سرے سے شروع سے نماز پڑھائے۔ اور کوئی بیمار امام کی تیمارداری کرے۔

☆...... احمدیت کے لئے مستقبل میں کیا زبانیں اہم ہونگی؟ حضور نے فرمایا سب سے پہلے عربی اور پھر اردو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا۔ کیونکہ اردو وہ Lingua França ہے جو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر پیدا فرمائی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیشتر لٹریچر اردو میں ہے اور یہی دو مرکزی زبانیں ہیں۔ اسی طرح وہ ممالک جنہوں نے احمدیت قبول کرنے میں اولیت کی ان کی زبانیں بھی اہم ہو جائیں گی۔ اور انگریزی زبان کو خدا تعالیٰ نے ان دو زبانوں کے بعد بہت عروج عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ تمام دنیا کے لئے Lingua Franca ہے۔

☆...... بچے کی پیدائش کے بعد ماں کو ۴۰ دن گھر میں کیوں ٹھہرے رہنا چاہئے؟۔ حضور نے فرمایا یہ صرف انڈین مسلمانوں میں دستور ہے۔ وہ ماں کو چالیس دن تک مکمل آرام دینا چاہتے ہیں تاکہ Child.Labour کے Ordeal کے بعد مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے۔ اور پاک بھی ہو جائے۔ یہ مذہبی پریکٹس (Practice) نہیں بلکہ اسے دانا حکماء نے شروع کیا۔

(مرتبہ: امتہ المجید چوہدری)

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کا

ایک غیر مطبوعہ قطعہ

اذانیں دے کے دُکھاؤ نہ دل خدا کے لئے
درود پڑھ کے ستاؤ نہ۔ مصطفیٰ کے لئے
سلام کر کے دعائیں نہ دو ہمیں۔ ہم لوگ
وہ لوگ ہیں کہ ترستے ہیں بددُعا کے لئے

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

سمجھایا کہ جن کے دل حیا سے خالی ہوں اسی طرح خدا ان کے ہاتھ خالی لوٹا دیا کرتا ہے۔ لیکن جن کے دلوں میں حیا ہو وہ دوسروں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹانا چاہتے تو اللہ کیسے ان کو خالی ہاتھ لوٹا دے گا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ بہت ہی حیادار تھے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ پر دیکھتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک طرف یہ حدیث ہے لیکن دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں کہ شرعی امور میں اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے بیان میں کبھی بھی یہ حیا آپؐ کی راہ میں روک نہیں بنی اور آپؐ نے وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تعلیمات کو بیان فرمایا۔ اسلئے ان دونوں باتوں کو کماحقہ سمجھنا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مزید احادیث نبویہ کی روشنی میں اس مضمون کو بوضاحت بیان کیا۔ یہ مضمون جاری تھا کہ خطبہ کا وقت ختم ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے آئندہ خطبہ میں بیان کیا جائے گا۔

ذکر الٰہی کی تحریک

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۲ر ماہ اخاء / اکتوبر ۱۳۲۶ ہش / ۱۹۴۷ء کو مجلس عرفان میں ایک پر معارف تقریر کے ذریعہ احمدیوں کو ذکر الٰہی اور نماز باجماعت کی خاص تحریک کی۔ چنانچہ فرمایا:

"ہمیں تو ایسے رنگ میں اپنے اعمال کو ڈھالنا چاہئے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دے۔ پھر نماز سے پہلے اور پیچھے ذکر الٰہی کرنے میں بھی بہت غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ نماز سے پہلے جو وقت امام کے انتظار میں گزارا جاتا ہے اس کو بالعموم ادھر ادھر کی باتوں میں گنوا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ وقت ایسا ہی ہوتا ہے جیسے جہاد کا وقت۔ ذکر الٰہی سے دماغ صاف ہوتا ہے فرشتوں سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور نفس کی کمزوریاں دور ہوتی ہیں۔ پس ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ اپنے وقتوں کو صحابہ کے رنگ میں گزارو، ورنہ وہ برکتیں دیر تک پیچھے پڑتی ہی جائیں گی جو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ ان فتنوں کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو۔ پس خدا کے فضل کے جاذب بنو اور دعائیں کرو کہ قوم کے اندر اتحاد، قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا ہو"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۵، ۳۳۶)

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں ☆ دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

REQUIRED

BRICKLAYERS & CARPENTERS

Experienced Bricklayers and carpenters are ungently required for our project at Bait-ul-Futuh Mosque ,Morden, Surrey.
The consists of renovation of existing building and construction of new mosque. People with experience on such buildings are requested to send their applications with full particulars to the undersigned by 15 November 1998

Abdul Rashid Architect
Chairman :
planning and management.
181. London Road, Morden, Surrey. SM4 5PT

متقیوں کی جماعت اور مقام امین

اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو مومنین اور متقین کی جماعت کے لئے بطور ڈھال بنایا ہوتا ہے

خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ خود اپنی راہنمائی میں ایسی تدابیر بتاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں جماعت مقام امین کے اندر ہی رہتی ہے

آپ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مقام امین کا انتظام کیا ہے اور ایک تدبیر اس کے لئے یہ کی ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہمیشہ شکر کرتے رہو

(۷؍اپریل ۱۹۶۸ء کو جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج شوریٰ کی کارروائی کے لئے دو اجلاس رکھے گئے تھے لیکن چونکہ جو مشورے یہاں کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں کام وقت سے پہلے ختم ہو گیا ہے اس لئے میں اس وقت دوستوں کے سامنے بعض باتیں بیان کرنے کے بعد دعا کراؤں گا اور شوریٰ کی کارروائی اس دعا پر ختم ہو جائے گی۔

تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت

آپ دوست اور بھائی جس جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ اور تصرف کے ماتحت متقیوں کی ایک جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبدالحکیم (جو مرتد ہو گیا تھا) کے اس اعتراض کے جواب میں کہ "صرف مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں"۔

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۶)

اگر یہ اعتراض درست ہو تو یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جڑوں کو کاٹنے والا ہے اور اس کا یہ مطلب ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعویٰ کیا تھا کہ میں اس غرض کے لئے مبعوث ہوا ہوں کہ میں تقویٰ شعار لوگوں کی ایک جماعت جمع کروں اس میں آپ (نعوذ باللہ) ناکام ہو گئے۔ چنانچہ اس اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور...... ان کے چہروں پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں"۔

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۷)

اسی طرح ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو"۔

(اشتہار ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ تبلیغ رسالت جلد اول)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا"۔

(اشتہار ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ تبلیغ رسالت جلد اول)

پس یہ وہ متقیوں کی جماعت ہے جس کے نمائندہ کی حیثیت سے آپ دوست یہاں تشریف لائے اور ان مشوروں میں دعاؤں کے ساتھ آپ نے حصہ لیا۔

متقیوں کے گروہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ مقام امین میں ہوتے ہیں امن کے مقام میں اللہ تعالیٰ انہیں رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ ان کے سب خطروں اور ابتلاؤں کے وقت ان کی مدد کرتا، ان کی راہنمائی کرتا اور ان کی ہدایت کے سامان مہیا کرتا اور صبر کو ان کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مقام امین کو پیدا کرنے کے لئے علاوہ اور تدابیر کے جو اس اسباب کی دنیا میں وہ کرتا ہے یہ تدبیر بھی کرتا ہے کہ ان متقیوں کے گروہ کو نبوت کے بعد خلافت کی ڈھال عطا کرتا ہے اور خلافت کے متعلق قرآن کریم میں ایسی آیات پائی جاتی ہیں جن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کا تقرر خواہ کسی رنگ میں متقی کریں دراصل وہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ خلفاء کو یہ تسلی دیتا ہے کہ تم میرے مقرر کردہ خلیفہ ہو اور میری مدد تمہارے شامل حال ہے۔

خلافت کی ڈھال

ایک عرصہ ہوا کہ جماعت کے ایک احمدی دوست نے مقام خلافت کے خلاف میرے متعلق اس رنگ میں باتیں کیں جن کے نتیجے میں مجھے بڑا دکھ پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے اظہار کے لئے ایسے سامان پیدا کئے جو دعا کی کیفیت ایک مومن پر اس وقت وارد ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرنا چاہے وہ کیفیت میرے پر وارد ہوئی اور میری روح بہہ کر اپنے ربّ کے آستانہ پر جھکی اور میں نے یہ دعا کی (غالباً دن کا دس اور گیارہ کے درمیان کا وقت تھا۔ ظاہر میں مَیں اور کام بھی کر رہا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ میری روح اپنی پوری توجہ اور پورے تذلّل اور پورے انکسار اور پوری عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کے آستانہ پر جھکی ہوئی تھی) کہ اے میرے ربّ تو جانتا ہے کہ اس شخص نے مجھے کتنا دکھ پہنچایا ہے لیکن میں اس کے لئے کوئی بددعا کرنا نہیں چاہتا۔ میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ تو اسے سزا دے۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے تسلی دے۔ قریباً دو اڑھائی گھنٹے کی دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے پُر شوکت مگر محبت بھرے الفاظ میں مجھے یوں مخاطب کیا:

"یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ"

اور جہاں اس نے ان الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار کیا وہاں مجھے یہ بھی بتایا کہ ایک پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور پرندوں سے زیادہ بلند پرواز جماعت کا تمہیں امام اور ڈھال بنایا گیا ہے۔

اس کے بعد میری روح اور میرے دل نے جو سکون حاصل کیا اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے امام وقت کو خلیفۂ وقت کو مومنین اور متقین کی جماعت کے لئے بطور ڈھال بنایا ہوتا ہے ایسے رنگ میں کہ حقیقت یہی ہے کہ دیکھنے والا صرف ایک کو دیکھتا ہے یا صرف ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اگر ڈھال کا لفظ ہی استعمال کرنا ہے تو وہ ڈھال ہوتا ہے اور متقیوں کی ساری جماعت اس ڈھال کے پیچھے ہوتی ہے اور نظر نہیں آتی۔ کشفی رنگ میں یا خواب اور رؤیا صالحہ میں لوگوں کو یہ نظارے دکھائے جاتے ہیں کہ صرف امام دکھایا جاتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ جماعت جن کی اسے ڈھال بنایا گیا ہے وہ اس کے پیچھے ہے اس پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ جو مقام اس کا ہے وہی ان سب کا ہے۔ ایک ہی وجود اور ایک ہی جسم وہ بن جاتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں مَیں ایک خواب آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

دو خوابیں اور ان کی تعبیر

افریقہ میں ایک دوست نے ۲۳؍مارچ کو ایک خواب دیکھی۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"ایک دن خاص دعا کر کے سویا تو خواب میں دیکھا کہ حضور سمندر کے کنارے کھڑے ہیں اور سمندر سے بیشمار طوفانی لہریں اٹھ کر آپ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ حضور کے ساتھ صرف چند احباب ہیں ان میں سے بعض احباب پانی کی زد سے بچنے کے لئے ادھر ادھر پھلانگ رہے ہیں مگر حضور اپنی جگہ بدستور کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر کہا کہ اے سمندر! تمہیں معلوم نہیں کہ تیرے کنارے تیرے پیدا کرنے والے کے دین کا حامی اور مددگار کھڑا ہے۔ حضور کا یہ کہنا تھا کہ لہریں بالکل خاموش ہو جاتی ہیں اور چند لحات کے بعد سیدی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہنستے ہنستے تشریف لاتے ہیں اور آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آپ کو شاباش دیتے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے"۔

ان کو میں نے یہ تعبیر لکھی کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ جو چند آدمی انہوں نے خواب میں میرے ساتھ دیکھے ہیں وہ کمزور ایمان والے ہیں۔ اس لئے انہوں نے دیکھا کہ سمندر کی لہروں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر پھلانگ رہے ہیں۔ لیکن مخلصین کی اکثریت نہیں دکھائی گئی، نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ وہ امام کی ڈھال کے پیچھے اور اس کے وجود کے اندر تھی۔ خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ خود اپنی راہنمائی میں ایسی تدابیر بتاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں جماعت مقام امین کے اندر ہی رہتی ہے اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ چنانچہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف متوجہ کرنا اور وقف عارضی کی جو تحریک ہے جس وقت میں نے اعلان کیا تھا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت میرے ذہن میں یہ چیز نہیں تھی کہ یہ اتنی اہم چیز ہے اور یہ اس طرح وسعت اختیار کر جائے گی۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت میرے دماغ نے یہ سوچا تھا کہ شاید چالیس پچاس آدمی مجھے اس تحریک میں مل جائیں اور میں کام شروع کر دوں لیکن پہلے ہی سال چالیس پچاس نہیں (جو میرے دماغ نے سوچا تھا) بلکہ کئی ہزار (جو میرے ربّ نے چاہا) آدمی مجھے دے دیئے۔ اس طرح اب تسبیح اور تحمید اور درود پڑھنے کی

طرف جماعت کو جو میں نے متوجہ کیا ہے میرے اس اعلان کے بعد جو باہر سے خطوط آرہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ اس وقت جماعت کو مقام امین میں رہنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ تسبیح و تحمید اور دُرود کی طرف متوجہ ہو اور بہت سے لوگوں نے اس سلسلہ میں خوابیں بھی دیکھی ہیں۔ چنانچہ ایک خواب میں اس وقت آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ یہ دوست لکھتے ہیں کہ :

رؤیا میں ایک بزرگ جو پردہ میں ہیں مجھے فرماتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ صاحب نے جو یہ حکم جماعت کو دیا ہے کہ یکم محرم سے پورا ایک سال سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، بڑی عمر کے دو صد دفعہ روزانہ پڑھیں، پندرہ سے پچیس سال تک کی عمر کے نوجوان ایک صد دفعہ روزانہ اور بچے کم و بیش پڑھیں اس کا کیا فائدہ ہے۔ میں ابھی سوچ میں ہی تھا کہ وہ بزرگ ہی جواباً مجھے فرماتے ہیں اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ ساری جماعت ایک قلعہ میں محفوظ ہو جائے گی، اتنا سوراخ بھی نہ رہے گا کہ جہاں سے شیطان گھس سکے یعنی شیطان کسی فرد کو بھی گمراہ نہ کرنے پائے گا۔ قلعہ کی شکل جو مجھے دکھائی گئی وہ آہنی تھی۔ ضرورت پر دروازہ کھولا جا سکتا تھا اور دیوار زمین سے آسمان تک دکھائی گئی۔

روحانی برکات کا چشمہ

غرض اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر بڑا ہی فضل کیا ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی دعاؤں کا ہمیں وارث بنایا اور آپ کے بعد خلافت کی ڈھال ہمیں عطا کی اور اس خلافت کا خود ہی حامی اور مددگار ہوا۔ اور جماعت کی بھاری اکثریت کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کریں اور جسمانی اور روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

میرے پاس تو وہ الفاظ نہیں کہ میں اپنے رب کا شکر ادا کر سکوں کہ میں اپنی حقیقت کو خدا کے بعد سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ایک ذرہ ناچیز کے سوا میں نے کبھی اپنے کو کچھ نہیں پایا لیکن خدا جو قادر مطلق خدا ہے اس نے اس ذرہ ناچیز کو انگلیوں میں پکڑ کر اسے اپنے ارادہ اور منشاء سے جس طرح چاہا ویسا بنا دیا اور جماعت کے لئے تقویت کا سامان پیدا کیا اور جسمانی اور روحانی برکات کا ایک چشمہ ان کے لئے اس نے جاری کیا۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں دعاؤں کو جماعت کے لئے قبول کیا۔ بعض دفعہ میرے خیال یا ارادہ یا خواہش ہی کو دعا سمجھا اور اسے پورا کر دیا۔ ایسے معجزانہ رنگ میں اپنی قدرت نمائی کا انتظام کیا کہ ان چیزوں کے جو غیر مسلم ماہر ہیں انہیں بھی حیرانی میں ڈال دیا اور جماعت کے دل میں اس قدر بشاشت پیدا کی کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کئی دفعہ جب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے دل میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر پیار پیدا کیا ہے اور خود کس قدر پیار کرتا ہے اور میں اپنی کم مائیگی پر نگاہ ڈالتا ہوں تو میرا سر چکرا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی اس کے منشاء کے مطابق جب بارش ہو رہی ہو تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔

غرض آپ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مقام امین کا انتظام کیا ہے اور ایک تدبیر اس کے لئے یہ کی ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہمیشہ شکر کرتے رہیں اور ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ انسان تو فانی ہے۔ آج نہیں تو کل میں نے اس دنیا سے گزر جانا ہے لیکن خدا ایسے سامان پیدا کرے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت تا قیامت قائم رہے اور متقیوں کی یہ جماعت خلافت کی ڈھال کی حفاظت میں ہمیشہ رہے اور وہ پختہ دلی تعلق جو محبت اور پیار کا اور اخوت کا اور برادری کا ہے خلیفہ اور جماعت کے ایک وجود ہونے کا ہے، یہ شکل ہمیشہ قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت کے نتیجہ ہی میں تو آپ کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ آپ میں سے کسی نے چند روپے کسی نے چند سو روپے ہی دئے تھے مگر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو تحریک جدید کی جو سکیم خدا نے سمجھائی اس کے ذریعہ سے اور اس کے نتیجہ میں آج ساری دنیا میں احمدیت مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئی ہے۔

بین الاقوامی انداز فکر پیدا کریں

جب میں کہتا ہوں کہ دنیا کے ملک ملک میں جماعت مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے تو اس سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں جماعت کی تعداد کثرت سے ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جن کے دل نور ایمان سے منور اور خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہیں۔ وہ خدا اور اس کے ہر حکم اور ہر اشارہ پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ خدا اور اس کے ہر حکم اور ہر اشارہ پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آج ان ممالک میں سے کسی ملک میں ایسے حالات پیدا ہوں کہ احمدیوں کو جان کی قربانی دینی پڑے تو سوائے چند ایک منافقوں کے سارے کے سارے اپنی جانیں احمدیت اور اسلام کے لئے قربان کر دیں گے۔ اس قسم کا پختہ ایمان ان کو عطا کیا گیا ہے۔ چونکہ اس وقت ہم ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں ۔ ہمیں اپنے فکر کے انداز کو بدلنا چاہئے اور بین الاقوامی نقطۂ نگاہ سے ہی ساری تدابیر کو سوچنا چاہئے۔ یعنی اگر ہم پاکستانی بچوں کی تربیت کا منصوبہ بنا رہے ہوں تو اس وقت بھی ہمارے ذہن میں یہ ہو کہ یہ منصوبہ ایسا تیار ہو رہا ہو کہ جس کا اثر ساری دنیا پر پڑے گا اور یہ ایک حقیقت ہے مبالغہ نہیں ہے۔ اگر ہم مستورات میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانے کی سکیم بنائیں یا بدرسوم کو مٹانے کی مہم جاری کریں تو اس کا تعلق صرف پاکستان کے ساتھ نہیں بلکہ اس کا اثر دنیا کے ہر ملک میں پڑتا ہے اس لئے ہمیں ہر کام کے سوچنے کے وقت اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے جو کام کرنا ہے جس نتیجہ پر پہنچنا اور پھر اس کی تکمیل کرنی ہے وہ صرف اس چھوٹی سی دنیا سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ تمام بنی نوع انسان سے اس کا تعلق ہے کیونکہ متقیوں کا یہ طائفہ کُل دنیا میں پھیل چکا ہے۔

اس وقت احمدیت مشرقی افریقہ کے ممالک میں پھیل چکی ہے اور مغربی افریقہ کے ممالک میں بھی موجود ہے۔ شمالی افریقہ میں احمدی جماعتیں موجود ہیں اور جنوبی افریقہ میں بھی۔ اٹلی میں بھی احمدی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی احمدی ہیں، آسٹریا میں بھی احمدی ہیں، ہالینڈ میں بھی احمدی ہیں، جرمنی میں بھی احمدی ہیں، ڈنمارک میں بھی احمدی ہیں، سویڈن میں بھی احمدی ہیں اور ناروے میں بھی احمدی ہیں۔ اور اب اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کمیونسٹ ممالک میں احمدیت کی اشاعت کا سامان پیدا کر دیا ہے اور وہاں بعض لوگ احمدی ہو چکے ہیں اور بعض احمدیت کے قریب ہیں۔ ابھی ان لوگوں کو یہ وہم ہے کہ شاید حکومت عقیدہ کی تبدیلی پر ناراضگی کا اظہار نہ کرے لیکن جہاں تک میں نے حالات کا جائزہ لیا ہے یہ واقعہ نہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی وقت حکومت کی طرف سے جب یہ اعلان ہو جائے کہ مسلمانوں کے اندر اور (وہاں مسلمان کافی ہیں) یا دوسروں میں سے اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے، مذہبی عقیدہ بدلے تو حکومت کو اس پر کیا اعتراض ہے۔ ہر شخص کے دل، اس کی روح، اس کے دماغ، اس کی فراست کا سوال ہے۔ اگر کسی چیز کو وہ سچا سمجھتا ہے تو سمجھے خصوصاً اگر وہ احمدی ہوں تو ایسی حکومتوں کو دوسروں کی نسبت ہم پر زیادہ اعتماد کرنا چاہئے کیونکہ ان کے شہری حکومت اور قانون وقت کے وفادار اس لئے ہیں کہ یہ ان پر قانونی پابندی ہے لیکن ایک احمدی اپنی حکومت اور حکومت کے قوانین کا دوہرا پابند ہے اس لئے بھی کہ قانون اس پر یہ پابندی عائد کرتا ہے اور اس لئے بھی کہ اسلام اس پر یہ پابندی عائد کرتا ہے۔ ہمارا تو آرٹیکل آف فیتھ (Article of Faith) ہمارے اعتقادات میں سے یہ ایک اعتقاد ہے کہ ہم نے حکومت وقت اور قانونِ ملک کی پابندی کرنی ہے۔ اور وفادار شہری بن کر زندگی گزارنی ہے۔ یہ علم اگر اور جب ان حکومتوں کو ہو جائے تو یقیناً وہ کسی کے احمدی ہونے پر اعتراض نہیں کریں گے۔ خواہ وہ وہاں کے عیسائیوں میں سے احمدی ہوں یا دہریوں میں سے ہوں یا مسلمانوں میں سے کوئی شخص اپنے ایک فرقہ کو تبدیل کر کے دوسری جماعت میں داخل ہونے والا ہو۔

غرض یہ رَو وہاں بھی پہنچ گئی ہے۔ پھر انگلستان میں احمدی ہیں، امریکہ میں احمدی ہیں، کینیڈا میں احمدی ہیں، جنوبی امریکہ کے بہت سے ملکوں میں احمدی ہیں۔ افریقہ کے بہت سے ممالک میں احمدی ہیں اور اکا دُکا تو غالباً ہر ملک میں ہوگا۔ مشرقی افریقہ کے قریباً ہر ملک میں احمدی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ میں احمدی ہیں، ماریشس کے جزیرہ میں احمدی ہیں، فجی کے جزائر میں احمدی ہیں ، انڈونیشیا کے جزائر میں بہت بڑی جماعتیں ہیں اور بڑی مخلص جماعتیں ہیں، بڑی قربانی دینے والی جماعتیں ہیں، بڑی فدائی جماعتیں ہیں۔ پھر سیلون میں احمدی ہیں۔ بھارت تو ہمارا مرکز ہی ہے۔ برما میں احمدی ہیں، چین میں احمدی ہیں ، ہر دو حصوں میں (جہاں تک مجھے علم ہے) کون سا علاقہ ہے جہاں احمدی نہیں۔ تو اس وقت میرے مخاطب صرف آپ نہیں جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اور ساری دنیا کی حکومتیں میری مخاطب ہیں۔ اکثر جگہ اس وقت تعصب سے کام نہیں لیا جاتا لیکن بعض ملکوں میں تبلیغ پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ یعنی اجتماعی تبلیغ پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ انفرادی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ لیکن اس سے بھی بڑا یہ کہ تبلیغ کے جو دروازے آسمانوں سے کھولے جاتے ہیں ان کو ساری دنیا کی حکومتیں بھی مل جائیں تو روک نہیں سکتیں۔

اب ایک عرب ملک میں ایک احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ۱۹۴۸ء میں میرے والد فوت ہوئے۔ فوت ہوتے وقت انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ مجھے امام مہدی کے متعلق کچھ علم نہیں ہوا لیکن تمہیں علم ہوگا اور جب تمہیں علم ہو تم ان کی جماعت میں شامل ہو جانا اور میرا اسلام کہنا۔ ایک احمدی دوست سے اتفاقاً ملاقات ہوئی اور گفتگو ہوئی۔ اس پر وہ احمدی ہو گئے ان کے ساتھ ایک اور دوست تھے وہ بھی احمدی ہو گئے۔

آسمانی ہدایت کا دروازہ بند کرنا مشکل ہے

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے والد کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اطلاع دی تھی۔ آپ ہی اپنی عقل کے ڈھکوسلے سے تو آدمی یہ بات نہیں نکال سکتا کہ میں امام مہدی سے نہیں ملا تم ملو گے اور تم اسے قبول کر لینا۔ پس جو آسمان سے ہدایت کا انفرادی دروازہ کھولا جائے کونسی حکومت اسے بند کر سکتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنے قہر یا اپنی رحمت کے جلوہ سے گھائل کر دے دنیا کی کون سی طاقت ہے جو اس کے دل کی حالت کو بدل دے ؟ زبان پر پابندی لگائی جا سکتی ہے، انگلیوں پر پابندی لگائی جا سکتی ہے ، قلم کو بند کیا جا سکتا ہے ، دل کی کھڑکیوں کو کون بند کر سکتا ہے ؟ اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے یہ معجزات دکھانے شروع کئے ہیں۔ آسمان سے فرشتوں کے نزول کے ساتھ یہ رَو جاری کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا وہ دلوں میں داخل ہوتے اور ان کی کیفیت کو بدل دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize	100,000 rp
Second Prize	50,000 rp
Third Prize	25,000 rp

For further details write to:

The Manager

175, Merton Road .London

SW18 5EF. U.K.

خطبہ جمعہ

مومن ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۸ تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قدافلَحَ المؤمنُون الذينَ هُم فی صَلاتِهِم خٰشِعُون. وَالّذينَ هُم عَنِ اللّغوِ مُعرِضُون﴾

(سورة المومنون آيات ۲ تا ۴)

ان آیات پر خطبہ دینے سے پہلے میں گزشتہ خطبے کے تسلسل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے پیش کر رہا ہوں جو وقت ختم ہونے کی وجہ سے پہلے پیش نہیں کئے جا سکے تھے۔ دس پندرہ منٹ کے اندر امید ہے یا اس سے بھی پہلے یہ مضمون ختم ہو جائے گا یعنی مضمون تو ختم نہیں ہو سکتا مگر اس خطبے میں میں اس کو ختم کروں گا اور آئندہ پھر جب توفیق ملے گی دوبارہ چھیڑوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"خلاصہ مطلب یہ کہ مومن جو وجود روحانی میں پنجم درجہ پر ہیں وہ اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہیں"۔ گھوڑے کی رسّی کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گھوڑا جہاں چاہے چلا جاتا ہے اس کو کہتے ہیں خلیع الرسن تو ایسا انسان جس پہ کوئی پابندی نہ ہو وہ جدھر منہ اٹھے اس طرف بھاگ پڑے اس کو خلیع الرسن کہتے ہیں تو فرمایا خواہ خدا تعالیٰ سے معاملات ہوں خواہ مخلوق کے ساتھ ان دونوں میں اس کی رسی کھلی نہیں چھوڑی جاتی وہ بعض پابندیوں کی حدود میں رہتا ہے اور جدھر چاہے ادھر منہ کر کے بے تحاشا دوڑ نہیں سکتا۔ کیوں؟ "اس لئے کہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاوے"۔ یہ ڈر ہے جو اسے مختلف امور میں زیادتیوں سے بچائے رکھتا ہے۔ "اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں۔ ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں"۔ "اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں"۔ یہ ایک بہت ہی اہم حصہ ہے اس عبارت کا جس کی تشریح ابھی اس کے بعد آئے گی۔

"اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں"۔ اب اگر سرسری نظر سے آپ مطالعہ کریں تو اپنے اندر ہی دوربین کے استعمال کی ضرورت نہیں پیش آسکتی۔ خوردبین کے استعمال کی ضرورت پیش آنی چاہئے کیونکہ خوردبین نزدیک کی چیز کو بڑا کر کے دکھاتی ہے۔ لیکن جو پہلی عبارت کا حصہ ہے اس سے اس دوسری عبارت کی تشریح ہو رہی ہے۔ اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کے اندر اس کی مخفی حالتیں اس سے بہت دور ہوتی ہیں اور معنوی لحاظ سے بعض دفعہ اتنا دور ہوتی ہیں کہ وہ دوربین کے سوا انہیں دیکھ ہی نہیں سکتا۔ تو یہاں دوربین کے لفظ کا استعمال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عرفان پر ایک گہری دلالت کرتا ہے یعنی بہت ہی گہرا عرفان ہے اور ہر لفظ بہت احتیاط سے اور چن کے لکھتے ہیں۔

"تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو"۔ یعنی پردے کے پیچھے چھپی ہوئی چیز جیسے دکھائی نہیں دیتی اس طرح ان کو اپنی روحانی حالتوں کو غور سے دیکھنے کے لئے اور دور دور تک ان پر نظر کرنے کی خاطر گہری نظر سے دیکھنا پڑتا ہے۔ "جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی پابندیٔ تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے ہیں"۔ اب اس عبارت میں تو زندگی کا ہر مشغلہ شامل ہو جاتا ہے کیونکہ تمام قویٰ، تمام اعضاء، جان، مال، عزت ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جملے میں سمیٹ لیا ہے۔ تو ساری زندگی کے مشاغل اسی احتیاط کے پابند ہو جاتے ہیں۔

"حتی الوسع پابندیٔ تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے ہیں"۔ اب ہر ایک کے تقویٰ کا معیار الگ الگ ہے تو "حتی الوسع اپنی پابندیٔ تقویٰ" جتنا تقویٰ خدا تعالیٰ نے کسی کو عطا فرمایا ہے یا وہ اپنے تقویٰ کو خدا تعالیٰ کی نظر میں ہمیشہ سامنے رکھتا ہے اور اس تقویٰ میں وسعت ہوتی چلی جاتی ہے اس وسعت کی انتہا تک جس حد تک بھی ممکن ہے وہ تمام قویٰ کو اس پابندی پر مجبور کرتے ہیں۔ "انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے"۔ یہ مضمون گزشتہ خطبے میں بھی میں نے بیان کیا تھا۔ تقویٰ کی باریک راہوں سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف انداز، مختلف سمتوں سے ہمیں توجہ دلائی ہے تاکہ یہ مضمون اپنی گہرائی کے ساتھ سمجھ آسکے۔

"تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں"۔ اب باریک راہیں اور لطیف نقوش ان دونوں کا باہمی جوڑ ہے۔ جتنا زیادہ آپ تقویٰ کی باریک راہوں پر نظر رکھیں گے اتنا ہی زیادہ آپ کے روحانی خط و خال حسین اور حسین تر ہوتے چلے جائیں گے۔ جیسے ایک بہت ہی خوبصورت وجود کے چہرے کے باریک ترین اعضاء بھی، باریک ترین جلد کا ابھار اور جلد کا جھکنا اور ان کے خم، یہ ساری چیزیں اگر آپ کسی خوبصورت چہرے کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بہت ہی لطافت کے ساتھ تشکیل دئے گئے ہیں اور جتنا تقویٰ لطیف ہوگا اتنا ہی روحانی خط و خال اسی طرح لطافت کے ساتھ تشکیل دئے جائیں گے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں، "اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے اعضاء اور قویٰ ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے"۔

اب یہ عبارت ایک ایسی عبارت ہے اگر اس کے ایک ایک لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر غور سے پڑھا جائے اور اسے کھولا جائے تو جہاں یہ دکھائی دیتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی باریک راہوں کا کوئی بھی پہلو باقی نہیں رہنے دیا اس کو کلیۃً گھیر لیا ہے، ہر امکان کو پیش نظر رکھا ہے اور ہر احتمال کو پیش نظر رکھا ہے وہاں مضمون مشکل بھی بہت ہو گیا ہے یعنی جتنا آپ اس کو سمجھتے جائیں گے اتنا ہی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جائے گا۔ **پس جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بنیادی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے، جو بنیادی بھی ہے اور تفصیلی بھی ہے، اپنے خط و خال کو درست کرتے رہنا چاہئے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں کہ حقیقت میں یہ کام دعا کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں اور جو شخص خدا کی خاطر ایک کام شروع کرتا ہے وہ بار بار اسی کی طرف دیکھتا ہے اور اسی سے ہر قدم پر، ہر لمحہ مدد چاہتا ہے۔**

پس جتنا بھی مشکل مضمون ہو اگر آپ سفر شروع کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف التجاء کی نظروں

سے راہنمائی چاہتے ہوئے دیکھتے رہیں تو آپ کا رستہ آسان ہو جائے گا۔ اگر بچے ماں باپ کے آگے آگے بھاگ رہے ہوں تو بعض بچے اس طرح بھاگتے ہیں کہ وہ مُڑ کے دیکھتے بھی نہیں کہ ماں باپ ان کو کسی خاص سمت سے روکنا چاہتے ہیں یا خاص طرز پہ چلانا چاہتے ہیں، وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ مگر بعض بچے بڑے محتاط ہوتے ہیں اور مُڑ مُڑ کے ماں باپ کی نظریں دیکھتے رہتے ہیں۔ اگر وہ بولیں نہ بھی تب بھی ان کی نظریں بتا دیتی ہیں کہ اتنا تیز نہ دوڑو۔ اگر وہ سمجھائیں نہ بھی تب بھی ان کو ماں باپ کا عندیہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس طرز پر قدم رکھو، اس طرز پر نہ رکھو اور ایسے بچے پھر ٹھوکروں سے محفوظ رہتے ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کا ہر موقع پر کلام کرنا تو خاص بندوں کے لئے ہے جیسا کہ بعض انبیاء کے حالات میں معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت نوحؑ کی کشتی خدا کی نظروں کے سامنے چل رہی تھی اور ہر لحہ اس کی نگرانی میں تھی تو انبیاء علیھم السلام کو چھوڑ کر وہ عامۃ الناس جو تقویٰ کا سفر شروع کرتے ہیں ان کا یہ توقع رکھنا کہ خدا ہر قدم پر ان کو بتائے گا، بول کر بتائے گا کہ یہ کام نہیں کرنا، یہ کام نہیں کرنا، یہ توقع ایک لحاظ سے پوری بھی ہو چکی ہے اور غلط بھی ہے۔ پوری اس لئے ہو چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بول کر بتا دیا اور سارا قرآن، سارا کلام الٰہی اس بات پر گواہ ہے کہ ہمارے سامنے ہر چیز کھول کر باتوں میں رکھ دی ہے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جس میں محض اشاروں پر احتیاج ہو۔ مگر فرد واحد کے لئے وہ کلام نہیں اترتا۔

پس ان معنوں میں خاموشی بھی خدا تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ جہاں بولتا ہے وہاں خاموش بھی رہتا ہے اور اس خاموشی میں اپنے بندوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ مُڑ مُڑ کے دیکھتے رہیں جیسے بچے دیکھتے ہیں اور وہ اگر خدا کی نگاہ پر اپنی نظریں رکھیں تو ان کے لئے رستہ تشکیل دینا کوئی مشکل کام نہیں رہتا، رستے کی ٹھوکروں سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں رہتا۔ تو اس طرح **جماعت احمدیہ کو اللہ پر نظر رکھتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے چاہئیں۔** اور جب وہ نظر رکھیں گے تو جیسا کہ میں نے مثال بیان کی ہے وہ لازماً احتیاط کریں گے اور جب نظر رکھیں گے تو ان کی پریشانی خدا بھی دیکھ رہا ہوگا۔ ان کی تکلیف کا احساس خدا تعالیٰ کو بھی دکھائی دے رہا ہوگا۔ تو بعض دفعہ خاموشی دونوں طرف رہتی ہے اور دونوں طرف وہ کلام بن جایا کرتی ہے۔

خدا کے بندے بھی اونچی زبان میں دعا کریں نہ کریں جب وہ اپنے رب کی طرف خوف کی حالت میں دیکھتے ہیں اور طمع کی حالت میں دیکھتے ہیں تو ان کی خوف اور طمع کی حالت دعائیں بن جاتی ہیں۔ پس اس طرح اگر آپ کو یاد نہ بھی رہا ہو کہ ہمیں ہمیشہ اپنے لئے دعا کرنی چاہئے اور ہر انسان کو یہ یاد بھی نہیں رہتا لیکن اگر اسلوب یہ ہو جو میں نے بیان کیا ہے تو پھر منہ سے بولنے کی بھی ضرورت نہیں اللہ ہر حال میں نگاہ رکھتا ہے اور اپنے پیارے بندوں کے ساتھ پیار کا سلوک فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امانت ہی کے مضمون میں ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب جموں کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے ہم اس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں"۔ اب یہ دو حالتیں ہیں جو عموماً انسان بھول جاتا ہے۔ اگر انسان خدا کی امانت کو واپس کرنا چاہے تو اس وقت جب وہ خدا واپس لے لیتا ہے اس وقت اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ کہنے کو تو سب کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی امانت ہے "جان دی دی ہوئی اسی کی تھی، حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"۔ کہہ تو دیتے ہیں مگر جب وہ جان طلب کرتا ہے اس وقت جان پیش کرنا یہ ہے امانت کو لوٹانا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھیں کتنی احتیاط سے دونوں پہلو بیک وقت بیان فرمادئے۔

"جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے ہم اس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں ہماری جان اس کی امانت ہے"۔ پس وہی بات ہے کہ جان اسی کی دی ہوئی ہے اسی کی امانت ہے مگر جب وہ واپس مانگے تو پھر دے بھی دو اس کو، محض زبانی جمع خرچ کہ ہم ہر وقت جان فدا کرنے پر تیار بیٹھے ہیں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر طلب کرنے پر وہ دی نہ جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اکثر جو امانتیں ہیں ان کو طلب نہیں کرتا اور جتنا بھی کسی کو توفیق ہے جس حد تک وہ واپسی شروع کر دیتا ہے اسی حد تک اللہ تعالیٰ بھی راضی رہتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسے آتے ہیں جب طلب کرتا ہے اور جب طلب کرتا ہے تو اپنی جانیں لازماً خدا کے حضور پیش کرنی ہیں۔

ایسے اوقات مثلاً خدا کی خاطر جہاد میں جب قتال کا وقت آئے اس وقت بھی پیش آیا کرتے ہیں۔ جب خدا طلب کر لیتا ہے تو پھر کسی مومن کا یہ حق نہیں رہتا کہ طلب کے بعد پھر اسے اپنی چیز سمجھے پھر اسے لازماً لوٹانا پڑتا ہے اور اس لوٹانے کے وقت بھی لوٹانے کے لئے تیاری، ذہنی تیاری اور قلبی تیاری ہوتی ہے۔ لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ جان کو خطرے میں ڈال کر خود ہی پھینک دے۔ یہ امانت لوٹانا نہیں ہے خدا تعالیٰ نے امانت کو جب طلب کیا ہے تو کسی مقصد کے لئے طلب کرتا ہے۔ اگر وہ مقصد پورا نہ ہو تو بغیر مقصد پورا کئے امانت واپس کرنا مدعا نہیں ہے ورنہ تو پھر خودکشی ایک بہت بڑا نیک عمل بن جاتی ہے۔ کوئی انسان کہتا کہ یہ اللہ کی امانت ہے آج میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ امانت واپس کر دوں گا مگر نیک عمل چھوڑ کے بدترین گناہ بن جاتی ہے کیونکہ امانت کی واپسی بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ یعنی امانت خدا تعالیٰ نے بے سبب نہیں دی بعض عظیم مقاصد کو پورا کرنے کی خاطر دی ہے اس طرح واپس کرو کہ وہ عظیم مقاصد ساتھ ساتھ پورے ہوں۔ پس جب اللہ تعالیٰ جہاد میں بھی جان طلب کرتا ہے تو مقاصد کو پورا کرتے ہوئے جان دینی پڑتی ہے ورنہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ایک بڑا گناہ بن جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کے پیش نظر فرمایا "ہماری جان اس کی امانت ہے۔ وہ فرماتا ہے تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا۔ اب تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا کا ایک مضمون تو وہ ہے جو عام طور پر حکام کی نسبت سے سمجھ آتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے جو کسی کا اہل ہے اس کو امانت دو مگر سب سے زیادہ اہل تو اللہ ہے کیونکہ اللہ ہی نے امانت عطا فرمائی تھی۔ پس جو سب سے زیادہ اہل ہے اس کے حضور پیش کرو اور جب مانگتا ہے تو پھر طوعی طور پر پیش کرو۔ اس طرح پیش نہ کرو جس طرح حکام پھر زبردستی تمہاری جانیں لے لیتے ہیں۔ بعض دفعہ جنگی ضرورتوں کے وقت حکام جن کو آپ نے امانت سپرد کی ہے یعنی حکومت کی طاقت آپ کی طرف سے ان کو ملی ہے اس امانت میں بعض دفعہ قومی مفادات کے پیش نظر جانیں طلب کی جاتی ہیں اور آپ یہ امانت دے بیٹھے ہیں حکام کو پھر جب وہ طلب کرتے ہیں تو پھر زبردستی لیتے ہیں۔

اللہ کی یہ شان ہے کہ وہ ایسے موقع پر زبردستی نہیں لیتا بلکہ آزمائش کرتا ہے۔ انہی کی جانیں قبول کرتا ہے جو از خود خوشی سے اس کے حضور پیش کرنے پر حاضر ہوں۔ بلکہ اتنی لذت محسوس کریں کہ اگر جانیں قبول نہ کی جائیں تو غمزدہ ہو جائیں، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں۔ یہ امانت کی واپسی ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا رہے ہیں کہ اصل اہل تو اب آیا ہے یعنی اللہ۔ جب وہ مانگتا ہے تو دوڑ دوڑ کر خوشی کے ساتھ اس کے حضور پیش کرو اور اس کے نتیجے میں انسان پر بوجھ نہیں پڑتا بلکہ بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی کوئی شخص آپ کے پاس امانت رکھواتا ہے اس کی حفاظت پر آپ کو ضرور کچھ محنت کرنی پڑتی ہے، خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جب تک وہ امانت واپس نہ لے آپ کے دل پر اس امانت کا بوجھ رہتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے جب امانت واپس مانگتا ہے تو شکر کریں کہ اس بوجھ کو ہم لئے پھرتے ہیں اور اس کے حقوق ادا نہیں کر رہے تھے اب اکٹھی ہم امانت جب سپرد کر دیں گے تو پھر وہی حقوق کا مالک ہے جیسے کہتے ہیں "سپردم بہ تو مایۂ خویش را، تو دانی حساب کم و بیش را" اس لئے شہداء کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ بخشے گئے۔ ان کے پہلے اگر گناہ بھی تھے اگر غفلتیں تھیں کوتاہیاں تھیں تو زندگی کے دوران ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں کہ انسان امانت کا حق پورا ادا نہیں کر سکتا مگر جب خدا نے مانگ لی تو پھر اس کے سپرد کرنے کے نتیجے میں پہلی ساری غفلتیں معاف ہو جاتی ہیں اور یہ بوجھ سر سے اترتا ہے۔ گلے سے تو نہیں کیونکہ اس میں دوسرا مفہوم آجاتا ہے، اپنے سر اور سینے پر جو بوجھ لئے پھرتے ہیں امانت کا یہ اتار کر فارغ البال ہو جاتے ہیں۔ یعنی پھر اللہ تعالیٰ کا معاملہ ان کے ساتھ ایسا ہے کہ ان کو سنبھالنا، ان کی حفاظت کرنا، ان کو ہمیشہ کی زندگی عطا کرنا پھر اللہ کا کام ہے۔

چنانچہ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس رکھ رہا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل تو امانت دار صرف ایک ہی انسان تھا جس نے امانت کے تمام باریک تر حقوق ادا کئے اور الامانۃ اسی کے سپرد کی گئی باقی سب اس کے ذیل میں آنے والے لوگ ہیں۔ فرمایا "امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے"۔ اب دیکھیں کتنی لطیف تحریر ہے کہ روح وجد میں آجاتی ہے اسے پڑھ کر۔

امانت سے مراد ایک تو وہ امانت ہے جو ہر کس و ناکس، ہر چھوٹے بڑے کو عطا ہوتی ہے لیکن وہ امانت کُلّی امانت نہیں ہے۔ وہ امانت جس میں ساری کائنات کے حقوق ادا کرنے ہوں وہ اصل امانت ہے اور جتنی بڑی امانت ہو اتنے بڑے اعضاء بھی دینے چاہئیں۔ اتنے بڑے دل اور دماغ اور اعصاب کی قوتیں بھی عطا ہونی چاہئیں۔ تو ان معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ امانت حقیقت میں اگر دیکھی جائے تو صرف ایک ہی شخص کو دی گئی یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور اس شخص کو دی گئی جس کے ساتھ اس امانت کو اٹھانے کے قویٰ بھی دیئے گئے۔

اب یہ مضمون قرآن کریم میں ہر طرف مختلف صورتوں میں پھیلا پڑا ہے۔ مثلاً فرمایا لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ کسی پر اس کی حیثیت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ تو امانت بھی ایک ہی طرح کی ہر ایک کو نہیں دی گئی۔ ہر ایک ... قویٰ اس کے حواس اس کی فطری طاقتوں کو پیش نظر رکھ کر ٹکڑا ٹکڑا امانتیں دی گئی ہیں۔ پس اس طرح آپ ... دیکھیں تو ایسے لوگ جو سلوک کا سفر شروع کرتے ہیں ابھی ان کی امانت اس حد ... ہوتی ہے اور ... سلسلے میں آگے بڑھ جاتے ہیں اسی قدر ان ... جلی جاتی ہے اور اس ... ان کے قویٰ ... حواس کو بھی وسعت عطا فرماتا ہے۔ پس اس پہلو ... الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ... اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد انسان کامل کے تمام ... ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے"۔

"اور پھر انسان ... مل بر طبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُم اَنْ تؤدّوا الاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا۔ اس ساری امانت کو جناب الٰہی ... واپس دے دیتا ہے"۔ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا ایک بھی وجود ایسا ... نہیں، نہ انبیاء میں ملتا ہے، نہ انبیاء سے باہر جس نے تمام تر امانت سو فیصدی لوٹا دی ہو۔ اور وہ امانت جس ... تعریف میں زمین و آسمان کی ذمہ داریاں آجاتی ہیں۔ پہلے انبیاء نے جو امانت لوٹائی وہ محدود امانت تھی وہ کلیۃً ساری کائنات پر حاوی اور پھیلی ہوئی امانت نہیں تھی ایک شخص ہے جس کو خدا تعالیٰ نے امین بنایا عالمین کے لئے اور وہی شخص ہے جس کو وہ قویٰ عطا فرمائے جو اس ساری امانت کا بوجھ اٹھالے اور پھر اسے خدا کے حضور پیش کر دیا۔

فرماتے ہیں، "اس ساری کائنات کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے۔ اب یہ وہی پہلو ہے جس کے متعلق پہلے میں بتا چکا ہوں۔ امانت واپس کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ امانت یعنی جان سب قویٰ کو کھو بیٹھے، حواس سے جاتا رہے ہرگز یہ مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے "اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے"۔ یعنی جتنی بھی انسانی صفات ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں یہ سبق سکھاتے ہیں کہ امانت واپس کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کی حفاظت کرو اور صرف خدا کی راہ میں خرچ کرو اس طرح خدا کو امانت واپس کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے حواس کی بھی حفاظت کرنی ضروری ہے اور جو شخص اپنے حواس کی حفاظت سے غافل رہتا ہے وہ بھی امانت کا حق ادا نہیں کرتا۔ جو شخص اپنے دل اور دلی جذبات کی حفاظت سے محروم رہتا ہے وہ بھی امانت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ جو شخص اپنے اعضاء کو بے محل استعمال کرتا ہے اور ان کو ضائع ہونے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش نہیں کرتا وہ بھی امانت کا حق ادا نہیں کرتا۔

پس ہمہ وقت اس کوشش میں لگے رہنا کہ ہمارے اعضاء اور قویٰ اس حالت میں خدا کی طرف لوٹیں کہ جس حال میں اس نے دیئے تھے اس سے جہاں تک ممکن ہو کم درجہ نہ ہوں ورنہ امانت کیسے واپس ہوگی۔ اگر کسی کی امانت میں سے آپ کچھ کھا چکے ہوں اور پھر وہ واپس کریں تو وہ ٹوٹی پھوٹی دے تو دی امانت کی واپسی کا حق ادا نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ خاص شان ہے کہ آپ نے اپنے تمام قویٰ کی بہت گہری نظر سے حفاظت فرمائی ہے۔ اپنے دماغ، دل، اپنے اعضاء کی اور اس غرض سے حفاظت فرمائی ہے کہ جب میں اسے خدا کی راہ میں خرچ کروں گا تو جو کچھ مجھے دیا تھا اس سے کم خرچ نہ کروں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کی آخری تعریف یہ فرماتے ہیں "اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے"۔

پس آپ کی امانتیں بھی خدا کو تب واپس لوٹیں گی جب آپ اپنے دائرے میں رہتے ہوئے جو بھی امانتیں آپ کے سپرد کی گئی ہیں پہلے ان کی حفاظت کریں، ان کا خیال رکھیں اور ہر وقت واپسی کے لئے اس پہلو سے تازہ دم رہیں کہ جہاں جہاں بھی اسے واپس کرنے کا حکم آئے اسے اسی طرح واپس کرتے چلے جائیں اور یہ حکم بنی نوع انسان کے تعلق میں بھی آتا ہے۔ ہمہ وقت بنی نوع انسان پر جو آپ کے حقوق ہیں آپ کے ماحول کے آپ پر حقوق ہیں، آپ کے خاندان کے، آپ کے عزیزوں اور اقرباء کے آپ پر حقوق ہیں ان سب کے حقوق کی ادائیگی امانت کی ادائیگی ہے۔ پس امانت اس طرح ادا ہوتی ہے کہ پورا رستے میں کام کرتی چلی جاتی ہے، خرچ ہو رہی ہے اور اگر امانت اس طرح ادا نہ ہو تو وہ فائدے کی بجائے نقصان پہنچائے گی۔ اس کی مثال بجلی کی سی ہے۔ بجلی کو اگر اس طرح لوٹایا جائے کہ اس کی واپسی کے وقت اس کی طاقت کسی نیک مصرف میں کام آئے تو یہ امانت کا حق ادا کرنے کی ایک بہت اعلیٰ مثال ہے۔ اب بلب میں سے ہو کر اگر بجلی کی قوت، بجلی کی رَو دوسری طرف مائل ہوتی ہے تو رستے میں روشنی پیدا کرتی چلی جا رہی ہے اور اگر صحیح رستہ اختیار نہیں کرے گی تو آگ لگ جائے گی اور قوت بھی ضائع ہو جائے گی اور ارد گرد ماحول کو بھی وہ آگ لگا دے گی اور ماحول کو بھی بھسم کر سکتی ہے۔ پس یہ باریک راہیں ہیں تقویٰ کی جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بلایا ہے اور متوجہ فرمایا ہے کہ اپنی امانتوں کو جہاں جہاں بھی خرچ کرتے ہو، جس مصرف میں بھی لاتے ہو دیکھو کہ ان رستوں کی پیروی کرتی ہوئی گزرتی ہے جن رستوں کی پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی۔ چنانچہ آپ کا ہر لمحہ بنی نوع انسان کے لئے وقف تھا اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسی ایسی آپ نے نصیحتیں فرمائیں اور ایسا کردار دکھایا کہ عمر بھر آپ اس پر غور کرتے چلے جائیں اور یہ سرمایہ ختم نہیں ہو سکتا۔

چودہ سو سال سے زائد عرصہ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہ صرف خود ...نتوں کا حق ادا کیا بلکہ ہمیں بھی بتایا کہ تمہارے بدن کی بھی تم پر یہ یہ امانتیں ہیں اور ان کا اس طرح خیال رکھو۔ صفائی کی تلقین فرمائی اور ہر قسم کی صفائی کی تلقین فرمائی یہاں تک کہ آپ کے بدن پر ایک میل کا ذرہ بھی باقی نہ رہے۔ یہ امانت کا حق ادا کرنے میں داخل بات ہے۔ ایسا بدن ہو تو بیماریوں سے پاک ہوگا۔ ایسے بدن کو بہت کم خطرہ ہوتا ہے بیماریوں کا لیکن جیسا کہ ایک دفعہ پہلے میں بیان کر چکا ہوں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک جتنے اعضاء اور ان کے باریک حصے ہیں ہر ایک کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم موجود ہے۔ پس دیکھیں امانت کا حق کیسے ادا فرمایا۔ جو کچھ اپنے پر طاری فرمایا اپنی امت کو ہدایت دی اور قیامت تک کے لئے امت کو اس کا اہل بنا دیا کہ وہ امانت کا حق ادا کر سکے۔ پھر دل کی حفاظت، زبان کی حفاظت، دوسرے اعضاء کی اور خواہشات اور تمناؤں کی حفاظت اور پھر اس حفاظت میں دعائیں سکھائیں اور دعاؤں کا مضمون بھی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے۔ اسی طرح اگر آپ امانت کے مضمون کو سمجھیں، آپ کی زندگی ہر لمحہ سنورتی چلی جائے گی، ناممکن ہے کہ ایک مقام پر ٹھہری رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے کے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ "یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولا، ہمارے ہادی، نبیِ اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں پائی جاتی تھی"۔

اس میں ایک ایک لفظ قابل توجہ ہے یعنی ایک تعریف کا کلمہ ہے مگر ان تعریف کے کلمات میں ہر ایک میں ہمارے لئے سبق ہے۔ "ہمارے سید" اگر ہم آپ کے پیچھے نہیں چلیں گے تو آپ کو ہمارے سیّد کیسے کہہ سکتے ہیں۔ سیّد تو وہ ہوتا ہے جو قوم کے آگے آگے چلتا ہے۔ سیّد وہ ہے جس کی خاطر قوم اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ تو اگرچہ سیّد دوسرے معنوں میں بھی ہیں کہ سَیِّدُ القَومِ خَادِمُھُم اور ان معنوں میں بھی ایسے سید ہیں کہ کسی سیّد نے اپنی قوم کی اتنی خدمت نہیں کی ہوگی جتنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے وقت میں لوگوں کی اور بعد میں آنے والے زمانے کے سب لوگوں کی خدمت کی ہے۔ اس سے پہلے جو میں اشارے کر چکا ہوں خدمتوں کے ان کی تفصیل میں جانے کا تو وقت ہی نہیں مگر اکثر لوگ سمجھ چکے ہیں کہ ہر باریک سے باریک ضرورت پر اس ضرورت کو مہیا کرنا یہ بہترین خادم کا کام ہے اور جیسا اچھا سیّد ہوگا ویسا ہی اچھا خادم بھی ہوگا اور اس کی جب سردار خدمت کر رہا ہو تو جوابًا اپنا سب کچھ اس پر نثار کرنے کو دل چاہتا ہے۔ جب ماں باپ بچوں کی خدمت کرتے ہیں تو ان کے دل میں یہی جذبے پیدا ہوتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق یہ جو فرمادیا "سید" تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سیّد کہا تو ان سب باریک باتوں پر نظر رکھتے ہوئے کہا ہے۔ آپ کا ایک جملہ، ایک فقرہ، ایک لفظ بھی مغز سے خالی نہیں ہوا کرتا تھا۔

"ہمارے مولا"۔ مولا ایک تو اس کو کہتے ہیں جو دوست ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دوست بننے کی کوشش کرو۔ دوسرے مولا اس کو کہتے ہیں جو مصیبت کے وقت کام آنے والا ہو، جس پر انحصار کیا جاتا ہے۔ اور بھی مولا کے بہت سے معنی ہیں اور مولا کا ایک معنی خادم بھی ہے تو سید کے مضمون میں جو خادم کے معنے ہیں وہ بھی اس لفظ مولا میں آجاتے ہیں مگر مولا وہ ہے حقیقت میں جس کے سپرد انسان اپنی جان کر دے یعنی جو آقا ہو اور اس کی ہدایت کے بغیر انسان اپنے اعضاء کا کوئی حصہ کسی پہلو پہ بھی خرچ نہ کرے جیسے غلام کو اپنے مالک سے نسبت ہوتی ہے ویسے ہی ایک بندے کو اپنے مولا سے نسبت ہوتی ہے لیکن لفظ مولا بہت وسیع لفظ ہے۔ اس کی باریکیوں میں جائیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تعلق کے ہر پہلو کو اس لفظ مولا نے گھیر لیا ہے۔

خادم والا حصہ تو میں بیان کر چکا ہوں۔ مولا کیسا کہ ہر وقت خدمت پر مامور اور وہ مولا جو خدمت پر مامور ہو ہمہ وقت انسان کا فرض ہے کہ وہ اس کی خدمت پر مامور رہے پھر جب ضرورت پڑے تو وہ مدد کو آتا ہے۔ یہ مدد جو ہے اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔ کیونکہ اس دنیا میں جب بھی مصیبت پڑتی ہے اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حوالہ دے کر آپ پر درود بھیجتے ہوئے دعا کریں تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ پس یہ محض خیال نہیں ہے کہ اس دنیا میں اب چودہ سو سال بعد ہماری مدد کیسے

کر سکتے ہیں۔ عملاً مدد کرتے ہیں اور اس مدد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک طریق کار بھی سمجھایا گیا۔ الہاماً آپ کو بتایا گیا کہ یہ دعا کیا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اگر یہ دعا کرو گے تو تمہاری دعائیں لازماً قبول ہونگی کیونکہ اس دعا اور التجا کو سن کر پھر اللہ اپنی نظر تم سے پھیر نہیں سکتا۔

یہی طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابن عباسؓ کو سمجھایا، دوسرے بچوں کو بھی سمجھاتے رہے کہ تمہیں چاہئے کہ تم سب سے پہلے اللہ کی حمد بیان کرو کیونکہ جو کچھ مجھے ملا ہے اس سے ملا ہے، اس کی تسبیح کے گیت گاؤ اور اس کے بعد کیونکہ اس کا تعارف میں نے کروا لیا ہے، جس شان سے وہ مجھ پر جلوہ گر ہوا ہے اور جس شان سے میں نے اسے تم لوگوں سے آشنا کروایا اس کی اور کوئی مثال کہیں دکھائی نہیں دیتی پس فرمایا یہ دو باتیں اکٹھی رکھو تو تمہاری دعائیں قبول ہونگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شدید ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھائی کہ خدا کی تسبیح کے گیت گاؤ، اس کی حمد کے گیت گاؤ اور اس کی عظمت کے گیت گاؤ۔

یہ دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہونے کے باوجود بہت بھاری ہیں ان پر اگر آپ غور کریں تو جتنا بھی غور کریں گے۔ آپ کو حیرت ہوتی چلی جائے گی کہ ان میں وسعت کتنی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اللہ پاک ہے مگر اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ کوئی بھی ایسا منفی پہلو نہیں جو اس میں موجود ہو اور ہر منفی پہلو کے نکل جانے کے نتیجے میں ایک تعریف کی جگہ خالی ہو جاتی ہے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اللہ پاک ہے ان معنوں میں کہ اس میں حمد کے سوا کچھ بھی بھرا ہوا نہیں رہا۔ تمام تر حمد ہو گیا ہے اور عظمتیں اس کے نتیجے میں ملتی ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم تو ایک سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ اگر وہ عظیم بننا چاہتا ہے تو اس کی پیروی کرے جو عظیم بنا ہے ان دو خوبیوں کی بناء پر، زبردستی عظیم نہیں بنا۔ جیسے بعض بادشاہ اپنے آپ کو عظیم کہنے لگ جاتے ہیں۔ بعض ڈکٹیٹر عظیم بن جاتے ہیں لیکن اپنی صفات کی وجہ سے کوئی عظیم بن کے دکھائے یہ عظمت ہے۔ فرمایا وہ دیکھو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم وہ عظیم ہے اس سے بڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے غالباً پہلے بھی بیان کیا تھا کہ یہاں اعظم نہیں فرمایا عظیم فرمایا ہے اور تمام اہل لغت جانتے ہیں کہ عظیم زیادہ بڑا لفظ ہے اعظم کے مقابل پر کیونکہ عظیم کا مطلب ہے کوئی اور ہے ہی نہیں تو اس سے مناسبت کیا ہو گی پھر۔ ایک ہی ہے جو عظیم ہے اس سے اوپر کا تصور تب ہو اگر کوئی اور بھی عظیم ہو۔ تو ان معنوں میں اگر آپ لفظ عظیم کی گہرائیوں میں اتریں اور اس کی وسعتوں پر واقعۃً نظر رکھیں تو عظیم سے بڑھ کر عظمت کا کوئی تصور قائم نہیں ہو سکتا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ دعا ہمیں سکھا دی تو لازم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اوپر درود بھیجا جائے جس نے اتنا بڑا خزانہ ہمیں عطا کر دیا اور چھوٹے سے ایک جملے میں اتنی وسعتیں بھر دیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہوئے آپ کو امانت کا حق ادا کرنا آسان ہو جائیگا۔ اور جب کسی امانت کی ادائیگی میں مشکل پیش آئے گی یا اور بھی دنیا میں سو قسم کے ہَول ہوتے ہیں، سو قسم کی وحشتیں آپ کو گھیر لیتی ہیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عملاً ان معنوں میں آپ کی مدد کریں گے کہ اس وقت آپ کی دعائیں قبول ہونگی اگر آپ نے امن کے حال میں اس دعا کو یاد رکھا ہو۔

پس اس بات کو بھی آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ امانتیں امن کے حال میں واپس کی جاتی ہیں اور امن اور امانت کا ایک گہرا تعلق ہے اور اس کا مقبولیت دعا سے بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ یہ دونوں ایک ہی لفظ، ایک ہی مادے سے بنے ہوئے ہیں۔ جب انسان امن کی حالت میں کوئی چیز واپس کرے تو اس کا مطلب ہے اس نے دل کی گہرائی سے، محبت کے نتیجے میں پیش کر دی، جب امن نہ رہے اور پھر وہ واپس کرے تو یہ مجبوری کی واپسی ہے۔ پس اللہ کی امانت کا حق اسوقت ادا کرو جب کہ تمہیں کوئی حالات کی مجبوری اور حالات کے خوف در پیش نہ ہوں۔ کوئی خطرے تمہیں نہ گھیرے ہوئے ہوں اس وقت بھی اللہ کی امانت ادا کر رہے ہو تو پھر جب تم خطرے میں مبتلا ہو گے تو لازماً اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ یہ مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑے لفظوں میں بیان فرماتے ہیں لیکن ان کو سمجھنا ضروری ہے۔

پھر فرمایا "ہمارے ہادی"۔ ہمارے ہادی میں مولا کا مضمون تو آ ہی جاتا ہے پھر اس کے علاوہ کیا بات ہے کیونکہ میں نے غور کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارتوں میں کوئی لفظ کلیۃً زائد نہیں ہے۔ بعض مضامین اس میں ہوتے ہیں، بعض علاوہ مضمون بھی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر اس شخص کے لئے ہادی ہیں خواہ وہ ہدایت پائے یا نہ پائے۔ پہلا مضمون کامل غلاموں کے حق میں اطلاق پا رہا تھا اور ہادی کا مضمون تمام بنی نوع انسان کے حق میں یکساں اطلاق پاتا ہے۔ آپ نے صحیح رستہ ہی دکھانا ہے اور دو معنے بنتے ہیں اس کے۔ ایک یہ کہ آپ صحیح رستے کے سوا کوئی رستہ دکھا ہی نہیں سکتے جب بھی رستہ دکھائیں گے صحیح رستہ دکھائیں گے اور اس کو بھی دکھائیں گے جو اعراض کرنے والا ہو اور اس کو بھی دکھائیں گے جو غلامانہ آپ کی اطاعت کرنے والا ہو۔

پس ہادی کا لفظ حاوی [illegible] تمام بنی [illegible] انسان پر حاوی ہے اور ان کی [illegible] ضرورتوں پر حاوی [illegible] چنانچہ جتنے بھی مشرکین ہیں یا خدا کی ہستی کا انکار [illegible] والے ہیں یا دوسرے متکبر لوگ [illegible] تمام لوگوں کے کی ضرورتوں [illegible] متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آگاہ [illegible] فرما دیا ہے [illegible] ہدایت دے دی ہے یہ کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے اگر نہیں کرو گے تو تمہارا اپنا نقصان ہے۔ پس ہمارے ہادی [illegible] کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک اور شان بیان فرمائی گئی ہے۔

"اور نبی" جو سب جانتے ہیں کہ نبی ہیں مگر نبی بمعنی غیب کی خبریں دینے [illegible]۔ پس آئندہ خطرات سے ہمیں کیسے آگاہ فرمایا اگر آئندہ کے خطرات کی خبریں نہ دی ہوتیں۔ تو ہر لفظ میں اتنی گہرائی ہے کہ جب میں ڈوب کر دیکھتا ہوں تو میں حیران رہ جاتا ہوں کہ کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ کیا ہے یہ کتاب نہ چھوٹا چھوڑتی ہے نہ بڑا چھوڑتی ہے۔ قیامت تک کے لئے جتنے بھی خطرات بنی نوع انسان کو در پیش ہو سکتے تھے اس نبی نے ان کی خبریں دی ہیں لیکن یہ نبی کیا ہے "نبی اُمّی"۔ کلیۃً بظاہر تعلیم سے بے بہرہ لیکن "اُمّی صادق و مصدوق" ایسا اُمّی ہے جس نے خدا کے حق میں ہمیشہ سوچ بولا اور پوری سچائی کے ساتھ خدا کی صفات بیان فرمائیں جو مضمون پہلے گزر چکا ہے اس کے نتیجے میں مصدوق ہو گیا یعنی خدا تعالیٰ نے اس کی ہر بات کی تائید فرمائی اور ہر بات میں اس کی صداقت کی گواہی دی۔

اب یہ نبی اُمّی کے ساتھ صادق و مصدوق ہونا ضروری تھا ورنہ ایک ایسا خبریں دینے والا جس کو ظاہری علم بھی کوئی نہ ہو اس پر جب خبریں پوری ہونگی اس وقت تو اعتماد کیا جا سکے گا مگر اس زمانے کے لوگ کیسے اعتماد کر سکتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے کے رہنے والے تھے، اولین مخاطب تو وہی تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اُمّی صادق مصدوق کہہ کر یہ فرما دیا کہ وہ جانتے تھے ان کے سامنے کلام الٰہی نازل ہو رہا تھا کہ ایک اُمّی پر ایک ایسا کلام نازل ہو رہا ہے جو اپنی طرف سے بنا نہیں سکتا۔ اور جو خبریں دیتا ہے وہ صرف دور کی خبریں نہیں نزدیک کی خبریں بھی دیتا ہے اور صادق ہے کیونکہ اس کی گواہی پر ایک خدا کھڑا ہے جو کامل قدرتوں کا مالک ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خبروں کی شان بڑھانے کے لئے اُمّی کہنا ضروری ہے۔

ایک شخص جو اپنی طرف سے کچھ بنا سکتا ہی نہیں اور پھر اس کی ہر بات پوری ہو، اس شان سے پوری ہو کہ جس وقت کلام شروع کیا ہے اس وقت سے یہ خبروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور جب وفات ہوئی تو یہ خبروں کا سلسلہ بند نہ ہوا اور قیامت تک بند نہیں ہو گا۔ بے شمار خبریں ہیں جو ہماری زندگیوں میں ہماری نسلوں نے پوری ہوتی دیکھ لی ہیں مگر بے شمار ایسی ہیں اور کوئی علم نہیں کہ وہ اس سے بہت زیادہ ہوں جو ہم نے پوری ہوتی دیکھ لی ہیں۔ میں یہ اندازہ کرتا ہوں کہ بعد میں آنے والی خبریں ان خبروں سے بہت زیادہ ہیں جن کو ہم نے پورا ہوتا دیکھا ہے کیونکہ ہر دور کا انسان یہی سمجھا کرتا ہے کہ میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں جیسا کہ بعض حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ میں نے اب سب کچھ دیکھ لیا اب میرے ہوتے ہوئے ساری باتیں پوری ہو گئی ہیں حالانکہ بعض باتوں کا معمولی سا حصہ پورا ہوا تھا بہت کچھ پورا ہونے والا باقی تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قیامت تک صادق و مصدوق بنے رہیں گے اس وجہ سے میرا یہ استنباط ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے سب کچھ دیکھ لیا مگر بعض صحابہ بھی تو یہی سمجھا کرتے تھے لیکن بعد کے آنے والے وقت نے بتایا کہ غلط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ جس طرح اللہ کے علم کا احاطہ نہیں ہو سکتا اسی طرح جس کو خدا نے اپنا کامل علم بخشا ہے اس کا بھی احاطہ نہیں ہو سکتا۔ پس قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمارے سید، ہمارے مولا، ہمارے ہادی، نبی امی، صادق مصدوق بنے رہیں گے۔

اور آخری بات یہ کہ "محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم" سب سے زیادہ تعریف کیا گیا خدا کی طرف سے اگر کوئی تھا تو محمدؐ تھا اور مصطفیٰ تھا۔ اللہ نے اسے ہر چیز سے نتھار کے اپنے لئے چن لیا۔ جب اپنے لئے چن لیا تو لازم تھا کہ ہر قسم کے عیوب، نقص، معمولی معمولی گرد و غبار کے نقش بھی اس سے دور کر دئے جائیں یہ ہے مصطفیٰ اور آخری بات یہ کہ "صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم" اسی پر سارا مضمون ختم ہو جاتا ہے امانتوں کا۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اسی تفصیل کے ساتھ غور کرتے ہوئے اپنی امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کرے گی اور باقی جو قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ والا مضمون ہے وہ انشاء اللہ اگلے خطبے سے شروع کریں گے۔

◉◉◉☾☾☾☾☾☾☾◉◉◉

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم

ایک صاحب عرفان، صائب الرائے وجود

(محمود احمد شاہد۔ امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا)

قادیان [illegible] میں شامل ہونے کی وجہ سے میں سفر میں تھا اس لئے حضرت میاں صاحب کی شدید علالت کا علم نہیں تھا کہ اچانک حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کی خبر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں سنی تو بہت صدمہ ہوا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ میری آپ سے آخری ملاقات ۱۹۹۷ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر لندن میں ہوئی تھی۔ چھ سال کے بعد آپ سے ملاقات میں آپ کو پہلے کی نسبت کمزور دیکھا لیکن آپ کی یادداشت بہت اچھی تھی اور گفتگو میں تھکان کا احساس ہرگز نہیں ہوتا تھا۔

قادیان میں ایک شخص نے خاکسار سے پوچھا کہ یہ کونسی اہم شخصیت فوت ہوئی ہے جس کی حضرت خلیفۃ المسیح MTA پر اتنی تعریف فرما رہے ہیں۔ ہم نے تو کبھی نہ ان کی کوئی تقریر سنی ہے اور نہ ہی ان کا کوئی مضمون یا کتاب پڑھی ہے۔ میں نے مختصراً عرض کی کہ کیا آپ نے کبھی اس برگ کے بارے میں سنا ہے؟ کہنے لگے میں سمجھ گیا۔ شخصیات کی پہچان اور کسی کی قدر کو جانچنا آسان نہیں ہے۔

جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا آپ بہت صائب الرائے انسان تھے۔ خاکسار کو ۱۹۶۲ء سے جون ۱۹۹۱ء تک آپ کے قریب رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے کبھی آپ کو تقریر کرتے ہوئے نہیں دیکھا یا سنا۔ مگر بہت سی مجالس میں آپ کا قرب حاصل رہا اور بہت سے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہوئے پایا۔ میں خوف خدا سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ شخص ہرگز مقرر نہیں تھا مگر جماعتی معاملات میں ایسا بے قرار اور محافظ تھا کہ بہت ہی مختصر الفاظ میں جب آپ کوئی حکم دیتے تو آپ کی دلی آرزوئیں اور مرادیں پڑھی جا سکتی تھیں۔ اس وقت آپ کے عزم اور ارادہ کا اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں ہوتا تھا۔ جس کسی کی رائے کو صحیح سمجھتے چاہے وہ چھوٹے کارکن کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو اس کے مقابل پر کسی ناظر کو بھی خاطر میں نہ لاتے بلکہ اسے بٹھا کر قائل کر لیتے تھے۔ یہ نہیں کہ آپ تقریر نہیں کر سکتے تھے بلکہ آپ میں نہایت عجز تھا اور نمود و نمائش کو آپ پسند نہیں کرتے تھے اس لئے ایسی مجالس سے پرہیز کرتے تھے۔

ایک مرتبہ میں نے آپ سے ایک مجلس میں آنے کے لئے اصرار کیا تو کہنے لگے کہ کوئی مجھے جھک کر سلام نہیں کرے گا اور نہ ہی میرا ہاتھ چومے گا۔ میں نے وعدہ کیا کہ ٹھیک ہے مختصر سی مجلس ہے سب کو بتا دوں گا لیکن اگر کوئی احتراماً ایسا کر بھی لے تو ایسی بھی کیا آفت آجائے گی۔ تو فرمایا ایسا تو صرف حضرت صاحب کو ہی کرنا چاہئے۔ میں خلیفۃ المسیح نہیں ہوں۔ آپ کے دل میں خلافت کا جو ادب اور مقام و احترام تھا اس سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایک مجلس میں ایک دفعہ کسی بات پر کافی گفتگو ہوئی اور کوئی اختلاف رائے نہیں ہوا بلکہ سب متفق تھے لیکن آپ نے اسے رد کر دیا اور کہا کہ اس سے افتراق ہوگا اور میں یہ نہیں ہونے دونگا۔ حضرت صاحب یہاں نہیں ہیں میں ڈرتا ہوں کہ میری وجہ سے جماعت میں کوئی اختلاف و افتراق پیدا نہ ہو۔

مجلس شوریٰ کے اجلاسات میں شرکت کے لئے ایوان محمود میں آتے تو بھی اجلاس سے قبل اور کبھی دوران اجلاس سرائے خدمت میں آتے تو اکثر مجھے بھی ساتھ رہنے کا موقع ملتا تھا۔ کئی مرتبہ آپ کہتے کہ میں تو کمزور ہوں اور بول کر لوگوں کو خوش رکھنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ تو خاکسار کہتا کہ میاں صاحب آپ خلیفۃ المسیح کے نمائندہ ہیں اس لئے لوگ صرف آپ کی تقریر یا الفاظ سننے کے لئے نہیں آتے بلکہ جب آپ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو آپ کے چہرے سے آپ کا عزم ظاہر ہوتا ہے۔

آپ کے دل میں خلافت کا کس قدر احترام تھا اس کے بارے میں چند ذاتی مشاہدات پر مشتمل واقعات بیان کرتا ہوں۔

☆......ایک مرتبہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہمراہ احمد نگر حضور کی زمین پر گئے۔ قافلہ میں مرحوم عبدالمجید خان صاحب، ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اور حضرت میاں صاحب تھے۔ حضور رحمہ اللہ پودوں سے مالٹے چنتے اور عبدالمجید خان صاحب مرحوم کو چکھنے کے لئے دیتے اور پوچھتے [illegible] یا ذائقہ ہے۔ مکرم میاں صاحب کہنے لگے ہمارے باغ کے سب مالٹے ایک ہی ذائقہ کے ہیں اور بڑے بڑے ہیں۔ حضور فرمانے لگے کہ پودے لگاتے وقت میں نے ہر پودے پر تکبیر پڑھی ہے۔ کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ اس بات کا اثر آپ پر اتنا ہوا کہ علیحدہ ہو کر سوچنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد حضور نے پوچھا کہ میاں منصور صاحب کہاں ہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ اس وقت سے علیحدہ ہو کر سوچ رہے ہیں اور کچھ پریشان سے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ میں نے تو اتنے سنجیدہ ماحول میں بات نہیں کی تھی۔ خان صاحب سے مذاق بھی ہو رہا تھا۔ میں نے جا کر میاں صاحب سے آنے کے لئے کہا اور حضور کے ارشاد کے متعلق بتایا تو کہنے لگے کہ میں تو اس وجہ سے گھبرا گیا کہ مجھے حضور کے باغ کے ساتھ مقابلہ کی ضرورت کیا تھی۔ دوسری بڑی بات تو یہ ہے کہ دعا کا جو طریق حضور نے اپنایا وہ تو مجھے سوجھا نہیں اور پھل اس کے برابر مانگ رہا ہوں۔ جب آپ واپس آئے تو حضور رحمہ اللہ نے دلداری کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے باغ کے بعض مالٹے میرے باغ سے بھی عمدہ ہونگے مجھے کسی وقت چکھا دینا۔

☆...... جب بیت الفضل اسلام آباد مکمل ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پہلی دفعہ وہاں تشریف لے گئے تو آپ بھی ساتھ تھے۔ ہیڈ فقیریاں میں حضور تھوڑی دیر ٹھہرے تو میاں صاحب اترتے ہوئے کہنے لگے مجھے سہارا دو، گھٹنہ رہ گیا ہے۔ میں نے کہا پھر آئے کیوں؟ کہنے لگے میرے بھی کچھ فرائض ہیں حضرت صاحب نے کہا چلو تو چل پڑا۔ اسلام آباد پہنچے تو رات کو حضرت منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ دروازے اور کھڑکیوں پر دعائیں [illegible] رہی تھیں۔ میں نے بتایا کہ دروازے اور کھڑکیاں چیک کر چکا ہوں تو مرحومہ نے کوئی بحث نہیں کی اور صرف یہ [illegible] کہ تم مجھے وہمی سمجھو لیکن میں اگر اس طرح چیک نہ کروں تو مجھے تسلی نہیں ہوتی۔ یہ واقعہ میں اکثر گھر میں دہرایا کرتا ہوں تو میری بیٹی عزیزہ محمودہ روزانہ اسی طرح دروازے کھڑکیاں چیک کرتی ہے۔ ذکر چل رہا تھا حضرت میاں منصور احمد صاحب مرحوم کا۔ حضرت میاں صاحب مجھے کہنے لگے کہ کسی جگہ سے پسا ہوا نمک مرچ لاؤ۔ میں نے پوچھا وہ کیوں، کیا ضرورت ہے۔ کہنے لگے یہ کھانا تو نہیں کھایا جاتا نہ نمک نہ مرچ۔ ایوبی صاحب کہنے لگے شیرے (حضور کے باورچی) کو کہتا ہوں۔ تو حضرت میاں صاحب قدرے غصے سے کہنے لگے، اسے میں نہیں کہہ سکتا، تمہیں کہنے کی کیا ضرورت ہے اس طرح حضور کے کھانے کے انتظام میں حرج ہوگا یہ کام نہیں کرنا۔ آپ کس قدر باریکی سے خلیفۂ وقت کے احترام کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے تھے۔

☆...... ایک دفعہ نارنگ منڈی میں سخت طوفان آیا۔ گوجرانوالہ سے حافظ آباد جاتے ہوئے سڑک کے دائیں جانب ایک گاؤں بھی اس کی زد میں تباہ ہوا۔ نارنگ منڈی میں سخت تباہی ہوئی تھی۔ حضرت صاحب نے حکم دیا کہ ناظر اعلیٰ کی نگرانی میں خدام الاحمدیہ فوری خدمت خلق کا کام شروع کرے۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے طلب کیا اور کہنے لگے ہم سب تمہارے ساتھ ہیں [illegible] بھی ضرورت پڑے گی پوری ہو جائے گی لیکن خدمت [illegible] ادا ہونا چاہئے۔

اس کام میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب مرحوم کی ٹیم کے علاوہ مقامی لوگوں میں چوہدری محمد اسلم صاحب اور چوہدری محمد اکرم صاحب، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات اور ربوہ کے خدام اور یہاں کے راج [illegible] لیدار صاحبان نے بھرپور حصہ لیا اور پورا تعاون کیا۔ کھا[illegible] نے کے لئے رفیع مرحوم اور محمد دین صاحب ۵ اد یگیں لے کر پہنچ گئے۔ نیز میاں صاحب نے تین آدمیوں کا ا[illegible] وفد بھی بھیجا جن میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ [illegible] محترم سید احمد علی شاہ صاحب اور چوہدری بشیر احمد صاحب [illegible] حوم تھے۔ جلسہ کا سماں تھا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مقامی لوگوں سے ملتے رہے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب تعمیراتی کام کی نگرانی کرتے رہے اور شاہ صاحب [illegible] اور وعظ و نصائح کا کام کرتے تھے۔ اس وفد کی تشکیل [illegible] اختلاف تھا لیکن تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت میاں

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan

04 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دورہ جرمنی ۱۹/تا ۳۱/اگست ۱۹۹۸ء کی

مصروفیات کی ایک جھلک

(قسط نمبر ۶)

۳۰/اگست بروز اتوار

حسب معمول آج بھی ۲۳ خاندانوں کے ۱۱۴ احباب نے بیت الرشید ہمبرگ میں اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ناصرات اور لجنہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ملاقاتوں سے فراغت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک چھوٹے ہال میں تشریف لے گئے جہاں ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی نوجوان ممبرات کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تلاوت قرآن کریم (مع اردو ترجمہ) سے آغاز کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پرانے اور رگیدے ہوئے سوال نہ کئے جائیں جن کے جوابات بار بار دئے جا چکے ہیں۔ بعض لوگ صرف سوال کی خاطر سوال کرتے ہیں۔ اس کے بعد باقاعدہ طور پر سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جن کے جوابات حضرت امیرالمومنین نے آسان انداز میں ارشاد فرمائے جن میں سے چند ایک کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے مغربی لوگوں کے مذہب سے متعلق طرز عمل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب میں جہاں جہاں بھی جاتا ہوں لوگ دلیلوں کو مان لیتے ہیں اور ہاں میں سر ہلاتے ہیں مگر اسلام قبول نہیں کرتے۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی دل میں دہریت گڑی ہوئی ہے۔

☆......ایک سوال یہ تھا کہ دنیا میں جتنے بھی غریب ممالک ہیں ان میں مسلمان ممالک کی تعداد زیادہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سوال حقائق پر مبنی نہیں ہے کیونکہ دنیا میں امیر ترین ممالک مسلمان ممالک ہیں مثلاً مڈل ایسٹ کے ممالک کے پاس اتنے ذخائر ہیں کہ نوٹوں کی چاند تک آٹوبان (رٹروے) بنائی جاسکتی ہے۔ فرمایا غریب ممالک افریقہ کے ہیں، بنگلہ دیش میں غربت ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لمبے عرصہ کے لئے طوفانوں سے بچنے کے لئے وہ کام نہیں ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ اگر Draineging نہیں کروگے تو سخت نقصان ہوگا۔ اگر بنگلہ دیش والے Drainaging کرتے تو اس کی سڑکوں کی مشکلات بھی حل ہو جاتی تھیں مگر اکثر انسان عقل نہیں کرتے، اسی طرح حضور نے فرمایا کہ غریب ممالک کے غریب تر ہونے کی ایک وجہ ان کی لیڈرشپ کی بددیانتی بھی ہے۔

☆......کلوننگ کے متعلق اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو یہ نئی مخلوق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ قرآن شریف نے جو پیدائش کا طریقہ بتایا ہے اس کے خلاف ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں محبت ہوتی ہے مگر کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والی مخلوق ایک قسم کی کمپیوٹرائزڈ سی چیز بنے گی، انسانی جذبات سے عاری۔ اگر فوجیں بنائی جائیں تو کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنے ملک پر قبضہ کرلیں۔ کلوننگ ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بہت بڑی سزا ملے گی۔ ہوسکتا ہے کہ اسی کے ذریعہ سے ان کو سزا دی جائے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ ایک عرب خاتون کہتی ... خدا صرف موسیٰ ... براہ راست ہمکلام ہوا تھا، اب کسی سے ہمکلام نہ... حضور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ اس کو قرآن کریم کی الف ب بھی نہیں آتی۔ آپ کے بس میں ہی نہیں ہے اسے تبلیغ کرنا۔ میرے سوال و جواب کی مجالس کی ریکارڈنگ اسے سنوائیں۔

☆......جب کوئی انسان فوت ہو جاتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اسے پہلے بتا دیتا ہے؟ حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا نہیں، ضروری نہیں۔ بے شمار لوگ ہیں جو آئے دن مرتے رہتے ہیں، ان سب کو کب پتہ لگتا ہے۔ ہاں بعض لوگوں کو بتا بھی دیتا ہے۔ کئی لوگ مجھے پتہ ہے حادثات میں فوت ہوئے اور انہیں ایسی رؤیا آئی تھی۔ اللہ جن سے پیار کرتا ہے ان میں سے بعض کو خبر دے دیتا ہے۔

☆...... ہمارے فلاسفی کے استاد کہتے ہیں کہ فلسفہ کا آغاز صرف یورپ سے ہوا ہے؟ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بالکل غلط ہے، سو فیصد غلط ہے کیونکہ یورپ نے فلسفہ سب سے پہلے سپین کے مہاجروں سے لیا اور وہاں یونان سے آیا۔ یونان میں بڑے بڑے عقل والے فلاسفر تھے۔ جب فرڈیننڈ ازابیلا کی حکومت نے ان کو نکالا تو ان میں سے بہت سے یہود بھی تھے جو فلاسفر تھے۔ ان کے دیانتدار لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔

فرمایا اگر اس رستے کو چھوڑ بھی دیں تو سارا یورپ تسلیم کرتا ہے کہ ان کو فلسفہ دینے والے پلوٹو اور ارسطو تھے، یونان سے اس فلسفہ کا آغاز ہوا۔ اور بھی فلسفے تھے۔ ایک ہندو فلسفہ تھا جو وسط ایشیا سے آیا ہے۔ دنیا میں اور بھی فلسفے ہیں جو مل کر راہ پاتے رہے ہیں تو یہ دعویٰ ان کا بالکل لغو اور بے معنی ہے۔

☆......ایک بچی نے پوچھا کہ کیا احمدی لڑکیاں بال کاٹنے کا کام کر سکتی ہیں؟۔ حضور نے استفسار فرمایا کہ کیا اور کام نہیں ملتا؟ پھر فرمایا عورتوں کے بے شک کاٹیں مگر مکس نہیں لیکن ویسے بھی یہ اچھا کام نہیں ہے۔ مجبوری میں کر سکتی ہیں، ناجائز نہیں ہے۔

☆......احمدی لڑکیوں کو پیشہ کے طور پر کونسا شعبہ اختیار کرنا چاہئے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر شخص کے رجحانات الگ ہوتے ہیں۔ اس کے مطابق شعبہ اختیار کرو۔ ایسا شعبہ جس کے نتیجے میں عائلی زندگی خراب ... مثلاً ڈاکٹروں کی عائلی زندگی بے کار ہو جاتی ہے یعنی اگر مرد بھی ڈاکٹر ہو تو دونوں مصروف اور بچوں کی تربیت کا وقت نہیں ملتا۔

☆...... فرعون نے جو لڑکوں کو قتل کرنے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا اس میں حضرت موسیٰ تو بچ گئے تھے مگر حضرت ہارونؑ کیسے بچے تھے؟۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ عمر میں حضرت ہارون تھوڑے سے بڑے تھے اور بچوں کے قتل کا فیصلہ حضرت موسیٰ کے وقت میں ہوا ہے اور فرعون کے وقت میں سارے بچے قتل نہیں ہوتے تھے۔ اگر قتل ہوتے تو ساری نسل ماری جاتی تھی اس لئے یہ محض غلط تصور ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ دیگر پیشہ جات والے پتھیرے وغیرہ موجود تھے جو کام کیا کرتے تھے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے کہ جس کو وہ مارنا چاہتا تھا اسی کے گھر میں اس کو پناہ ملی۔

☆......جو بچے بہت زیادہ بدتمیز ہو جائیں ان کی تربیت کیسے کی جاسکتی ہے؟۔ حضور نے فرمایا بدتمیز ہونے سے پہلے کرنی چاہئے۔ اس کے بعد کیسے تربیت کر سکتے ہیں۔ مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ جس حد تک ممکن ہو سکھا سکتی ہے سکھائے گی مگر گھروں میں بھی صحیح تربیت ہونی چاہئے۔

☆......ایک دہریہ کو کیسے سمجھایا جائے کہ دنیا کو بنانے والا ایک خدا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے فرمایا دہریہ ہونے کی وجہ الگ الگ ہے۔ کوئی شخص کسی وجہ سے نہیں مانتا، کوئی کسی وجہ سے نہیں مانتا۔ اس لئے جب تک وجہ معلوم نہ ہو مشکل ہے مثلاً دہریہ ماحول میں پیدا ہونے والا یا اور وجوہات۔ اس بارے میں میری کتاب سے استفادہ کریں۔

اس کتاب کی افادیت سے متعلق حضور نے فرمایا لنڈن میں ہمارے علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ نے پڑھنے کے بعد کہا کہ میرا دل اس یقین سے بھر گیا ہے کہ خدا ہے۔ اس لئے دعا کریں کہ جلد اس کا جرمن ترجمہ ہو جائے۔ اس لئے وہ آپ کے کام آسکتا ہے ساری کتاب ضروری نہیں کہ سمجھ آجائے البتہ بہت سی باتوں کی سمجھ آ سکتی ہے۔

☆......کیا سائنس کی کوئی حد نہیں ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کوئی حد نہیں۔ کائنات کی کوئی حد نہیں اور خدا تعالیٰ کے قوانین کی بھی کوئی حد نہیں۔ فرمایا جتنا کسی قانون میں یہ ڈوبتے ہیں تو آگے اور دنیا نظر آنے لگتی ہے اور یہ سلسلہ ختم نہ ہونے والا ہے۔ تو اللہ کی کائنات کی کوئی حد نہیں اور سائنس اس کائنات کے مطالعہ کو کہتے ہیں تو جس کا مطالعہ کرنا ہے اس کی کوئی حد نہیں تو سائنس کی حد کیسے ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ انسانی دماغ کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے مقابل پر کوئی کمپیوٹر، کوئی مشینری اس کے قدموں کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

☆...... حضور انور سے درخواست کی گئی کہ ایک افغان بچی کچھ کہنا چاہتی ہے۔ حضور کے استفسار پر بتایا کہ چھ ماہ قبل احمدی ہوئی تھی۔ پھر اس نے کہا کہ میں نئی احمدی ہوں میرے لئے دعا کریں کہ میں احمدیت پر قائم رہ سکوں اور جماعت کے لئے کچھ کام بھی کر سکوں۔ تو حضور نے فرمایا میں دعا بھی کروں گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس کی ریکارڈنگ سنیں اور جرمن ترجمہ کے ساتھ جو مجالس کی ریکارڈنگ ہے وہ بھی سنیں۔

☆......دنیا کی کوشش ہے کہ آبادی کی شرح کم کی جائے اس کے لئے یہ کئی طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ان کی کوششوں کے باوجود آبادی بڑھ جائے؟ حضور نے فرمایا کہ بڑھ رہی ہے۔ امریکہ والے خود بڑھا رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی اولاد کی کثرت کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ اللہ کا کام ہے۔ آبادیوں کے نتیجے میں جس طرح سمندروں کے پانی ایک دوسرے سے مل کر ایک ہو جاتے ہیں اسی طرح مختلف ممالک میں مختلف کلچر ملتے ہیں۔ آپ تو مذہب کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں مگر اور بھی بہت سے ایسے مہاجر ہیں جو دنیا کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں اس لئے یہ اللہ کے طریق ہیں۔

☆......اسلام فلاسفرز کی تعلیم کے بارے میں کیا کہتا ہے مثلاً افلاطون اور ارسطو۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ افلاطون اور ارسطو کی بنیادی تعلیم ان باتوں سے دور نہیں جو اسلام کہتا ہے بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کے اندر سچائی پائی جاتی ہے۔ یورپ کے لوگ آج تک ان کے فلسفے سے آزاد نہیں ہو سکے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ ایسی کتابیں لکھ گئے ہیں جن کے مقابل پر یہ نہیں سکھ سکتے اس لئے قرآن انکے حق میں ہے ان کے خلاف نہیں۔

قریباً ایک گھنٹہ یہ مجلس جاری رہی اسکے بعد حضور انور دوسرے ہال میں تشریف لائے جس کو مسجد بنایا گیا ہے۔ امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو مخاطب کر کے حضور نے اس مجلس پر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا ماشاء اللہ بڑے اچھے دماغ ہیں اور یہ آپ کے اچھے مستقبل کی علامت ہے۔

دوسرے ہال میں بچوں اور بچیوں کی خاصی تعداد موجود تھی چونکہ حضور کو بتایا گیا تھا کہ اردو کلاس کی طرز پر مجلس ہوگی لہذا حضور انور نے فرمایا کہ اردو کلاس میں اتنے زیادہ بچے تو نہیں ہوتے البتہ آپ جو اچھی تلاوت کرنے والے اور اچھی نظم پڑھنے والے ہیں وہ نمونہ کے طور پر کچھ سنا دیں۔ اس پر بعض بچوں اور بچیوں نے تلاوت کی اور بعض نے نظمیں سنائیں جن پر حضور انور ساتھ ساتھ تبصرے فرماتے رہے۔

اس مجلس کے اختتام پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔ شام چھ بجے ہمبرگ سے کولون کے لئے روانگی تھی۔ روانگی سے قبل سینکڑوں احباب کو اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سے مرد احباب کو مصافحہ سے نوازا اور خواتین کو بھی السلام علیکم کی دعا دی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے ازراہ شفقت مختلف خدمات بجا لانے والے کارکنان کی خواہش پر ان کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں اور کولون کے لئے عازم سفر ہوئے۔ (باقی اگلے شمارہ میں)

(رپورٹ مرتبہ: صادق محمد طاہر، وسیم احمد سروعہ جرمنی)

پاکستان کے آئین میں
پندرھویں ترمیم یا شریعت بل پر
مختلف سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں کے تبصرے

(ہدایت زمانی)

پاکستان میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ۱۵ویں آئینی ترمیم جو شریعت بل کے نام سے زیادہ معروف ہے کا بہت چرچا رہا ہے۔ اور اب یہ بل پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور سرکاری نمائندوں نے اس کے حق میں اور حزب مخالف اور دیگر دانشوروں نے اس کے خلاف بکثرت بیان دئے چنانچہ اس بل کے حوالے سے مختلف اخبارات میں چھپنے والے سیاست دانوں اور دانشوروں کے بیانات کا انتخاب بلا تبصرہ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لئے پیش ہے۔ (ادارہ)

(تیسری قسط)

نفاذ شریعت کے سلسلے میں مزید تاخیر کا کوئی جواز نہیں (رفیق تارڑ)

شریعت بل کے مخالفین کے گھر جلادیں گے۔ (قبائلی علماء)

صوبہ سرحد کے قبائلی علماء کے ایک وفد نے شریعت بل کی حمایت کرتے ہوئے صدر رفیق تارڑ کو بتایا کہ قبائلی علاقوں کے اراکین پارلیمنٹ میں سے کسی نے اگر شریعت بل کی مخالفت کی تو اسے دس لاکھ جرمانہ کیا جائے گا اور اس کے گھر کو آگ لگادی جائے گی۔ اور آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی۔

صدر رفیق تارڑ نے کہا کہ نفاذ شریعت کے سلسلے میں مزید تاخیر کا کوئی جواز نہیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۷/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل کے مخالفوں کے خلاف اعلان جنگ کریں گے (مولانا عبدالستار نیازی)

جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت کے مخالفوں کے خلاف اعلان جنگ کریں گے اور ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھیں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۱/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اختیارات عمر فاروق جیسے ملنے چاہئیں تاکہ کوئی غلطی کرے تو ہم گریبان پکڑ کر باز پرس کر سکیں۔ (سید شبیر حسین شاہ)

سید شبیر حسین شاہ نے دارالعلوم غوثیہ کی سالانہ دستار فضیلت عطا کرنے کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شریف خاندان کو ۵ سال پورے کرنے چاہئیں۔ اختیارات عمر فاروق جیسے ملنے چاہئیں تاکہ کوئی غلطی کرے تو ہم گریبان پکڑ کر باز پرس کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جو ارکان پارلیمنٹ شریعت بل کی مخالفت کریں ان کا ناطقہ بند کردیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

پاکستان کے سارے مسائل کا حل نفاذ شریعت میں مضمر ہے۔ (وفاقی وزیر)

مخدوم سید احمد محمود، وفاقی وزیر بلدیات، ماحولیات و دیہی ترقی نے کہا ہے کہ عوام کی امنگوں کی صحیح ترجمانی اور قائد اعظم کے فرمودات کے عین مطابق ہماری حکومت خدا کے فضل و کرم سے نظام شریعت کے نفاذ کے ذریعے جہالت، ناانصافی اور بدعنوانی کا خاتمہ کر کے ایک اسلامی فلاحی ریاست قائم کر کے دم لے گی۔ پاکستان کے تمام مسائل کا حل نظام شریعت میں مضمر ہے۔

☆......☆......☆

شریعت بل کی مخالفت کرنے والے ملک دشمن ہیں۔ (وزیر مملکت)

وزیر مملکت حلیم صدیقی نے کہا کہ پاکستان کے نام نہاد خیر خواہ شریعت بل کی مخالفت کر کے بے نقاب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ نہ تو ملک کی ترقی چاہتے ہیں اور نہ ہی خوشحالی۔ دراصل یہ لوگ ملک دشمن ہیں۔ شریعت بل پیش کر کے مسلم لیگ نے قیام پاکستان کا خواب پورا کردیا ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان ۱۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل نہیں، یہ آمریت بل ہے۔ (فاروق لغاری)

سابق صدر پاکستان اور ملت پارٹی کے سربراہ فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ ۱۵ ویں ترمیم کا اسلام اور شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ نواز شریف نے ہوس اقتدار پوری کرنے کے لئے آئینی ترمیم کا شوشہ چھوڑا ہے۔ یہ شریعت بل نہیں بلکہ آمریت بل ہے جس کا مقصد اسلام کی بالادستی نہیں، نواز شریف کی بالادستی ہے جس سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہے۔ ہم پاکستان میں کوئی نیا "دین الٰہی" نافذ نہیں ہونے دیں گے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان ۱۵/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اسلام کے نام پر غیر اسلامی اقدامات کا دروازہ کھولنے والی اس سے زیادہ بُری تجویز ہو ہی نہیں سکتی۔ (ارشاد حقانی)

پندرھویں آئینی ترمیم اپنی موجودہ شکل میں کتاب آئین کا حصہ نہیں بن سکتی۔ فی الحقیقت میں ان لوگوں میں شعور اور بصیرت کے فقدان پر انگشت بدنداں ہوں جنہوں نے کئی ماہ کی سوچ بچار اور مشقت کے بعد یہ ترمیم موجودہ شکل میں تیار کی۔ میں واقعی حیران ہوں کہ ان لوگوں کو اتنی بات بھی سمجھ کیوں نہ آئی کہ پاکستان میں جس سطح اور نوعیت کا سیاسی، جمہوری، دینی اور آئینی شعور پایا جاتا ہے اس کی موجودگی میں اس ترمیم کی منظوری کا قطعاً کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ وفاق کی وحدت اور سالمیت اور صوبائی خود مختاری کو ضعف پہنچانے اور اسلام کے نام پر غیر اسلامی اقدامات کا دروازہ کھولنے کا امکان پیدا کرنے کے حوالے سے اس سے زیادہ بری اور ناقص کوئی تجویز ہو ہی نہیں سکتی۔

حکومت اس بل کو منظور کرانے کے لئے جو تدابیر کر رہی ہے ان میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ اس نے اسے آئین کی پندرھویں ترمیم کا بل کہنے کی بجائے شریعت بل کہنا شروع کر رکھا ہے۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ جو شخص اس بل سے اختلاف کرے اسے شریعت کا مخالف ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ مغالطہ آمیزی کی ایک بدترین مثال ہے۔ جو لوگ اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں وہ۔

(۱)...... اسلام کی ایک متنازع آمرانہ اور رجعت پسندانہ تعبیر کے واجب الاتباع بنائے جانے کی مخالفت کر رہے ہیں۔

(۲)...... انہیں اندیشہ ہے کہ جس طرح ضیاء الحق کے اسلامی اقدامات نے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کا کام دیا تھا اس طرح حکومت کے فرمان جو انتہا پسند مذہبی حلقوں کے دباؤ کے تحت جاری کئے جا سکتے ہیں ملک میں مذہبی اور فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے کا باعث بنیں گے۔ نیز پاکستان کی عورتوں کو ایسے احکامات اور ضوابط کا پابند بنایا جا سکے گا جو اس خاص لابی کی نظر میں عین تقاضائے اسلام ہیں حالانکہ اسلام کی وہ تعبیر متفقہ نہیں ہے۔

(۳)...... وہ اس بات سے خائف ہیں کہ عدلیہ کا ایک متوازی نظام قائم کر کے سمری ٹرائل کا طریقہ اپنا لیا جائے گا اور نیم خواندہ مولوی دھڑا دھڑ ایسی سزائیں سنانی شروع کر دیں گے جن کو موجودہ ظالمانہ غیر عادلانہ اور بگڑے ہوئے معاشرہ میں ازروئے شریعت نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

(۴)...... اس بل کے مخالفین جائز اندیشہ رکھتے ہیں کہ سینٹ کی اہمیت کم ہو جائے گی جس سے چھوٹے صوبوں میں مزید منفی رد عمل ابھرے گا۔ اور یہ چیز وفاق پاکستان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی۔

(۵)...... وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اپنے فرمانوں کو آئین سے غیر متصادم بنانے کے لئے آئین میں ہول سیل تبدیلیوں کا راستہ کھول دے گی اور اس دستاویز کا ملک کے بنیادی قانون کی حیثیت سے تقدس بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا۔

اسلئے یہ کہنا کہ جو شخص ۱۵ ویں ترمیم کی مخالفت کر رہا ہے شریعت کی مخالفت کر رہا ہے ایک ایسا جھوٹ ہے جو دن کے سورج کی طرح روشن ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۰/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف شریعت کے نام پر امیر المومنین بن کر سپریم کورٹ پر برتری چاہتے ہیں۔ (نوابزادہ نصر اللہ خان)

پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ یہ نئی بات نہیں ہے کہ نفاذ شریعت کے نام پر حکومت اپنے اقتدار کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دینا چاہتی ہے۔ یہ کس شریعت کی بات کرتے ہیں کہ وزیر اعظم نواز شریف کو امیر المومنین بنا کر ان کے احکامات کو سپریم کورٹ کے احکامات پر حاوی کردیا جائے گا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان ۱۴/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے ہے (اکبر بگٹی)

جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ محمد اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ سیکولرازم، سوشلزم، نظام مصطفیٰ کی

Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک سیل، سیل، سیل

جرمن بکرے کا تازہ گوشت ______ ۱۰ مارک فی کلو

پاکستانی باسمتی چاول ______ ۳۶ مارک (فی دس کلو)

P.G.Tips چائے (275 bags) ______ ۱۴ مارک فی پیکٹ

چپاتی آٹا ______ ۷ مارک (فی دس کلو)

پکا پکایا کھانا پیش کرتے ہیں۔ گوشت پلاؤ، زردہ یا کھیر، قورمہ گوشت، مرغی روسٹ (۹ مارک فی کس)

Eckenheimer Ldstr. 300 Frankfurt

Tel: (069) 543628 Fax: (069) 543628

طرح اسلامی نظام، قرآن وسنت کی بالادستی کا حالیہ نعرہ بھی عوام کو بیوقوف بنانے اور اپنے اقتدار کو طول دینے کا حربہ ہے۔ حکمرانوں نے اپنے مزاج کے مطابق جس قسم کا ڈرامہ رچانا چاہا اسے اس نے عوام میں کھوکھلے نعروں کے ذریعہ پھیلانے کی کوشش کی اور عملی اقدامات سے ہمیشہ گریز کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج پھر لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے پندرھویں ترمیم کا شوشہ چھوڑا گیا ہے۔ عوام اس قسم کے ہتھکنڈوں سے تنگ آچکے ہیں۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۴/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

پندرھویں آئینی ترمیم شریعت کے نام پر قوم سے دھوکہ ہے۔ (حنیف رامے)

حنیف رامے نے کہاہے کہ قائداعظم پاکستان میں اسلام نافذ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اگر وہ شریعت کا نفاذ چاہتے تو ملک کا سب سے پہلا وزیر قانون جوگندر ناتھ مقرر نہ کرتے۔ انہیں ریاست اور مذہب سے علیحدہ رکھ کر صرف مسلمان قوم کے حقوق کے لئے مجبوراً پاکستان جیسی مملکت کو تسلیم کرنا پڑا لیکن حکمران شریعت کے نام پر مسلمانوں اور اقلیتوں کے ساتھ جو ظلم کرنا چاہتے ہیں اس کا راستہ روکنے کے لئے سب طبقات اٹھ کھڑے ہوں۔ ورنہ یہ جو آگ لگانے جارہے ہیں اس کا بجھانا کسی کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ دراصل پندرھویں ترمیم شریعت کے نام پر قوم سے دھوکہ ہے۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

موجودہ حکمران شریعت بل کا جو ڈرامہ رچا رہے ہیں وہ اپنے سیاسی پیر کی ہی پیروی ہے۔ (سید عاشق حسین نقوی)

جنرل ضیاء کا ۱۱ سالہ اسلامائزیشن کا خون کیا ہوا ہی کچھ کم تھا کہ جس نے عوام کی ہڈیوں سے بھی خون نچوڑ لیا اور ان سے جینے کا حق چھین لیا۔ اب نواز حکومت نے رہی سہی کسر شریعت بل کا اعلان کر کے پوری کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پاکستانی حکمرانوں کا وہ دیرینہ مرغوب ترین ڈرامہ ہے جو ہر حاکم نے اپنے ڈھلتے ہوئے اقتدار کو سہارا دینے کے لئے رچایا ہے۔ یہی ڈرامہ پاکستان کے مشہور ترین ڈکٹیٹر جنرل ضیاء نے کئی سال تک چلایا اور موجودہ حکومت کے اکثر عہدیدار اس میں گیارہ سال تک حصہ دار رہے۔ جو کچھ جنرل ضیاء کے اسلامائزیشن کا حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اور جنرل ضیاء اپنے مکافات عمل کے نتیجہ میں اسلامائزیشن کا ڈرامہ کھیلتے کھیلتے اللہ کی بارگاہ میں حساب وکتاب کے لئے حاضر ہو چکا ہے۔ ان کے اسلامائزیشن کی سوغات سپاہ یزید، لسانی فتنہ، سمگلنگ، ہیروئن، لوٹ مار، کرپشن، دہشت گردی، فرقہ وارانہ تشدد اور قتل وغارت جیسے بیسیوں دشمنِ انسانیت اعمال پاکستانی عوام سے ابھی تک سکھ چین چھینے ہوئے ہیں اور جنرل ضیاء کے بچھائے ہوئے جالوں کی بنا پر پاکستان ابھی تک بحرانوں کا شکار چلا آرہا ہے۔ اور جو کچھ موجودہ حکمران شریعت بل کا ڈرامہ رچا رہے ہیں وہ اپنے سیاسی پیر ہی کی پیروی ہے۔ اور اس کا انجام بھی کوئی اچھا نظر نہیں آتا بلکہ اس مرتبہ اس کے سیاسی فرزندوں نے جنرل ضیاء سے بڑھ کر جرأت کا مظاہر کیا ہے اور شریعت بل کی فقط ایک شق ہی اتنی بھاری بھرکم ہے کہ وہ فقط آئین پاکستان کے منافی نہیں بلکہ ڈائریکٹ خالق انسان کو چیلنج کرنے کی جرأت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہی فقط حکم ایسا ہے جس کے سامنے کسی کی کوئی مجال نہیں۔ اتنی بڑی جرأت کا مظاہرہ غالباً آج تک بڑے بڑے ظالم و جابر حکمران بھی نہیں کر سکے۔ شریعت بل کی یہ شق کہ وفاقی حکومت کا ایک حکم آئین اور عدالتی فیصلہ کو بھی کالعدم قرار دینے کا مجاز ہوگا......... کیا یہ دعویٰ خدائی نہیں کہ حکومت کا صرف ایک حکم تمام حدود و قیود سے بالاتر ہو کر ہر چیز کو ملیامیٹ کرتے ہوئے اپنی حکمرانی کی دھاک بٹھا کر ظل الٰہی کی سند کا مستحق قرار پائے۔ کون سا دنیا کا ایسا دانشمند ہوگا جو شریعت بل کی صرف اس ایک شق کو اسلام؟ یا جمہوریت کی روح؟ یا یو این او کے بنیادی حقوق کے چارٹروں کے مطابق ثابت کریگا۔

(روزنامہ "السلام علیکم پلکستان" ۲۹/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

کیا حکومت نفاذ شریعت کی اہل ہے؟ میاں نواز شریف کو تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے۔ (قیوم نظامی)

وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے قومی اسمبلی میں خطاب کے دوران اعلان کیا کہ وہ ملک کے اندر شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے آئین میں ۱۵ویں ترمیم لانا چاہتے ہیں تاکہ وہ حسب خواہش کسی رکاوٹ کے بغیر اسلامی نظام نافذ کر سکیں۔ میاں نواز شریف کے اس اعلان سے ملک بھر میں شکوک و شبہات کی لہر دوڑ گئی اور بعض سیاسی جماعتوں نے پندرھویں ترمیم کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ اقدام اسلام کے خلاف کھلا مذاق تو نہیں ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جب احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے آئینی ترمیم کی تو خوشامدین نے انہیں مجاہد اسلام اور محافظ اسلام لقب دینا شروع کر دیا۔ راقم نے ایک اجلاس میں ان سے کہا کہ پاکستان کے عوام نے آپ کو قائد تو تسلیم کر لیا مگر مجاہد اسلام کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔ لہٰذا مناسب یہ ہوگا کہ آپ سیاست کے میدان میں رہیں اور مذہب کے میدان میں کودنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ جب بھی مذہب کا مسئلہ ہوگا تو لوگ مذہبی راہنماؤں کی طرف دیکھیں گے اور سیاست دان کو مذہبی رول ادا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

جناب بھٹو کے خلاف جب قومی اتحاد نے تحریک شروع کی تو اسلامی خدمات ان کے اقتدار کو نہ بچا سکیں۔ میاں نواز شریف کو تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے۔ وہ ایک سیاست دان ہیں اگر انہوں نے مذہبی پیشوا بننے کی کوشش کی تو عوام انہیں کسی صورت میں خلیفہ کے طور پر تسلیم نہیں کریں گے اور وہ اپنی سیاسی حیثیت بھی کھو بیٹھیں گے۔

اراکین پارلیمنٹ جو نفاذ شریعت بل کی منظوری دیں گے ان کی اکثریت آئین کے اسلامی آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ پر پورا نہیں اترتی۔ اراکین پارلیمنٹ میں قرض نادہندہ بھی شامل ہیں۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے انتخابات سے پہلے غلط گوشوارے بھرے، کئی بنکوں کے ڈیفالٹر ہیں۔ قابل ذکر تعداد ایسے پارلیمنٹرین کی بھی ہے جن کے خلاف کرپشن کے مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ یا احتساب سیل میں زیر تفتیش ہیں۔ قبضہ گروپوں کے سرپرست اور منکرات کے عادی افراد بھی اسمبلیوں میں ہونگے ایسے اراکین کو شریعت بل پاس کرنے کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۸/ستمبر ۱۹۹۸ء)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

لجنہ اماء اللہ امریکہ (مشرقی ریجن) کا کامیاب اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشرقی حصہ کی لجنات اور ناصرات کا ایک اجتماع مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں ۱۴، ۱۵ اور ۱۶/اگست ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں قریباً ۷۰۰ مستورات اور بچیوں نے حصہ لیا۔ اس میں ایسے ضروری موضوعات پر جو خانگی تعلقات اور اقدار کو بہتر بنا سکتے ہیں غور اور تبادلہ خیال کا موقعہ دیا گیا۔ نیز وہ اقدامات جن سے ہم اپنے بچوں اور آئندہ نسل کی اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں، پر بھی بحث ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کے پروگرام میں مختلف مقابلے، حفظ قرآن کریم، تقاریر، بیت بازی اور مینابازار شامل تھے۔ تقاریر کے مقابلے دونوں زبانوں یعنی انگریزی اور اردو میں تھے۔ اس سال کے پروگرام میں خاص موضوع "ہمارے بچے، ہمارا مستقبل" مقرر کیا گیا تھا۔

ایک پینل نے اس بات پر زور دیا کہ گھر کے ماحول کو اسلامی اصولوں سے کس طرح ترویج دی جاسکتی ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلوں اور بچوں کا مستقبل روشن بنایا جاسکے۔ دوسرے پینل (Panel) کا موضوع تھا "بچوں کی تربیت ان کی ماؤں کی تربیت پر منحصر ہے"۔

آخری Panel کا موضوع تھا کہ ہمارے بچے ہمارے مستقبل کا سرمایہ ہیں اور بچوں کی تربیت اور بہبودی کے لئے جو وقت صرف کیا جاتا ہے وہ مستقبل کے لئے سرمایہ کاری ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ بچوں پر بداثرات پیدا کرنے والی باتوں کی نشان دہی کی جائے اور ان کو ان اثرات سے بچانے کے لئے حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔

ناصرات کے پروگرام مختلف مقابلوں، کھیلوں اور ورکشاپس پر مشتمل تھے۔ قرآن مجید کی سورتوں کا زبانی یاد کرنا، تقاریر اور کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ ورکشاپس کا ایک موضوع تھا "امریکہ میں اخلاقی جرأت کا مظاہرہ"۔ دوسرا موضوع تھا "دعا کی قوت کے ذریعہ روحانی اور جسمانی صحت کا حصول"۔ تیسرا موضوع تھا "خدمت خلق اور تبلیغ انسانی خدمت کا بہترین ذریعہ"۔ ناصرات کو دو گروپس یعنی ۷ تا ۱۰ سال اور ۱۱ سے ۱۵ سال میں تقسیم کیا گیا تھا۔

دوپہر کے کھانے اور چائے کے وقفہ میں مستورات کو جماعت کی کتب، لٹریچر اور مینابازار میں پیش کردہ اشیاء دیکھنے کا موقع مہیا کیا گیا۔ اس کے علاوہ کھانے کی اشیاء بھی حاصل کی جاسکتی تھیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع کے ذریعہ ممبرات لجنہ کو اسلام کے متعلق اپنے علم میں اضافہ کا موقعہ ملا۔ نیز دوسری بہنوں سے ملنے اور آپس میں تعلقات بڑھانے کا ذریعہ بنا۔

آخر میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع میں حصہ لینے والوں کو اپنی برکت اور انعامات سے نوازے اور ان کی کوششوں اور آپس کے تعاون کی روح میں مزید برکت ڈالے۔ آمین۔

F0ZMAN FOODS

A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS

2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-553-3611

توجہ فرمائیں

Grunstadt (جرمنی) کے وسط میں پیزا ہائم سروس تقریباً M 100 کے ایریا میں برائے فروخت ہے۔ کرایہ انتہائی مناسب۔ 600 مارک ماہانہ۔ نماز سنٹر سے ۱۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر اور ریلوے اسٹیشن کے بالکل قریب ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر فوراً رابطہ کریں:

01775315584 or 06731 97517

بدھ مت کے بارے میں

چند سوالات کے جوابات

(سید میر محمود احمد ناصر)

(قسط نمبر ٦)

سوال نمبر ۷ : بدھ مت کے ماننے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انسان کی خواہشِ بقاء موت کے بعد اس کی زندگی کا باعث بنتی ہے اور انسان کی موجودہ زندگی سے پہلے سے زندگیوں کا ایک مسلسل سلسلہ جاری ہے اور اس کے حق میں وہ بعض عقلی دلائل بھی دینے کی کوشش کرتے ہیں اس پر کیا تبصرہ ہے؟

جواب : بدھ مت کے ماننے والے اگرچہ روح کے آزادانہ وجود کے قائل نہیں مگر انسان کی موجودہ زندگی سے پہلے اور بعد زندگیوں کے ایک لمبے چکر کے قائل ہیں۔ جب تک کہ کامل نجات حاصل نہ ہو جائے جو ان کی اصطلاح میں نروان کہلاتی ہے۔ پنڈت شیام شنکر اپنی کتاب Buddha and His Sayings میں گوتم بدھ کے متعلق لکھتے ہیں :

"His doctrine was plain and simple, i.e. the desires bind us down to existence extending to many births and rebirths never free from misery; and that extinction of desire, or Nirvana, is the only way to free ourselves from existence attended with misery.

(Buddha and His sayings.P.20 Pandit Shyama Shankar 'London. Francis Griffiths 1914)

اپنے اس نظریہ کی تائید میں کہ انسان اپنی اس موجودہ زندگی سے پہلے زندہ تھا اور زندگی کے بے شمار ادوار سے گزر چکا ہے۔ بدھ لوگ بنیادی طور پر تین دلائل پیش کرتے ہیں :

پہلی دلیل : گوتم بدھ کے ذہنی اور نفسیاتی تجربات پر مبنی ہے۔ پنڈت شیام شنکر لکھتے ہیں :

Watch Huzur everyday on Intelsat
SUPER OFFER
Zee-TV Cards & Dec
>DM589.00<
This offer is for short time
Digital & Analog Dec.
Rec LCN & Dish are available
just call Saeed A.Khan
Authorised ZEE TV (Agent)
Tel: 00-49 -8257 1694 Apna TV
Fax: 00-49 -8257 928828
Helpline: 0049 171 343 5840 SKY
e-mail:S.Khan@t-online.de

"Buddha's heart is touched by worldly sorrows and his whole energy is devoted to the solution of the questions: Whence come sorrows? and how can they end? He rejects one theory after another and the last serious effort he makes by concentrating his pure and naked intellect on the problem, kindles up his latent psychic power and illumines the mystery of life. By the light of this internal illumination, he sees-so far as he can. He sees through the past and exclaims "Aneka Jati sansaram" "Many are the births I have passed through". These are the honest words of an honest man who has sought after truth with unremitting zeal and who, even though brought to death door, never utters a word about what he has not grasped. He never betrays the vain desire of securing self adoration by pretending the knowledge of what he does not really perceive. Then when he is enlightened he honestly speaks out that he can see thus far and no farther."

(Buddha and His Sayings.P.27-28 Pandit Shyama Shankar .London. Francis Griffiths.)

پنڈت شیام شنکر صاحب کی اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ سدھارتا گوتم جو ایک دیانت دار شخص تھے جنہوں نے موت کے منہ پر بھی جھوٹ نہ بولا، جس نے کوئی بات سمجھے بغیر نہیں کہی، جس نے اپنی روحانی روشنی کو اجاگر کیا، ماضی میں دیکھا اور یہ کہا کہ مجھے یہ نظر آتا ہے کہ میں کئی زندگیاں گزار چکا ہوں۔ (انیکا جاتی سنسارم)۔

پنڈت شیام شنکر صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ ہم دنیا کی تاریخ میں اور بہت سے لوگ جانتے ہیں جو انتہائی دیانت دار تھے، جو موت اور ہر قسم کی اذیتوں اور دکھوں کے وقت بھی جھوٹ سے کلیۃً پاک رہے، جو اپنی ذہنی صلاحیتوں پر آسمانوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی اندرونی روحانی روشنی کو اجاگر کیا۔ حال، ماضی و مستقبل پر غور کیا، ملکوت السماوات والارض کی سیر کی اور ان کو ایک مضبوط آواز نے جو اپنی صداقت کے بہت سے ثبوت اپنے ساتھ رکھتی تھی بڑی شوکت کے ساتھ فرمایا کہ یہ میری آواز ہے جو اس جہان کا پیدا کرنے والا خدائے واحد و برتر ہوں اور میری اس آواز کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ جو باتیں بظاہر بالکل انہونی ہیں اور کلیۃً پردہ غیب میں ہیں میں وہ بتاتا ہوں اور ان باتوں میں سے کچھ صدیوں کے بعد، کچھ سالوں کے بعد، کچھ مہینوں کے بعد، کچھ دنوں کے بعد اور کچھ لمحوں کے بعد سچ نکلیں گی اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس کرۂ ارض پر یہ تمہاری پہلی زندگی ہے۔ اور اس زندگی کے دکھ سے بچنے کے لئے تم اس طریق عمل کو اختیار کرو آئندہ زندگی میں سکھ اٹھاؤ گے۔ یہ آواز ابراہیمؑ کو بھی آئی، موسیٰؑ کو بھی آئی، عیسیٰؑ کو بھی آئی، زرتشتؑ اور کرشنؑ اور کنفیوشسؑ کو بھی آئی اور سب سے بڑھ کر اور سب سے مضبوط تر حضرت محمد مصطفی ﷺ کو بھی آئی اور آپؐ کے فیض سے یہ آواز آپ کے پیارے مہدیؑ کے ذریعہ آج دنیا بھر میں گونج رہی ہے۔

فرمایئے پنڈت شیام شنکر صاحب کہ کیا وجہِ ترجیح ہے کہ ہم آپ کے بقول بدھ کی "مزعومہ سوچ" پر ایمان لاویں اور ان مذکورہ بالا عظیم وجودوں کی للکار کو نظر انداز کر دیں۔ پنڈت صاحب کہتے ہیں کہ گوتم سدھارتا کی سوچ پر ایمان لا کر ہم مان لیں کہ انسان کی زندگی سے پہلے زندگیاں موجود تھیں مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ گوتم سدھارتا کی یہی سوچ تھی۔ جن کتابوں میں یہ سوچ درج ہے وہ گوتم بدھ نے خود نہیں لکھیں وہ تو گوتم بدھ کے لمبے زمانہ کے بعد مرتب ہوئیں، غیر محفوظ ہیں۔ گوتم نے خود کوئی تحریر نہیں لکھی نہ لکھوائی نہ اس کی زندگی میں اس کے سامنے کوئی کتاب لکھی گئی۔ اس مضمون کی گزشتہ اقساط میں ہم بدھ مت کے متبعین کی تحریرات درج کر چکے ہیں کہ کچھ معلوم نہیں کہ بدھ نے کیا نظریات پیش کئے تھے، کس بات کی تعلیم دی تھی۔ صدیوں تک لوگ بدھ کی طرف باتیں منسوب کر کے لکھتے رہے۔ اور وہ اپنی تحریرات پرانے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے رہے۔ پھر کیا معلوم ہے کہ بدھ کی سوچ یہی تھی یا کچھ اور۔ پنڈت شیام شنکر فرماتے ہیں کہ یہ ایک دیانت دار شخص کے دیانتدارانہ الفاظ ہیں کہ میں کئی پیدائشوں میں سے گزرا ہوں۔ ہم تو گوتم بدھ کو خدا کا سچا نبی مانتے ہیں اس لئے یقین رکھتے ہیں کہ واقعۃً بدھ کے الفاظ ایک دیانت دار شخص کے دیانتدارانہ الفاظ ہیں مگر پنڈت صاحب ہم آپ سے پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ کیا آپ کے پاس مضبوط تاریخی گواہی ہے کہ بدھ نے ہر قسم کے خطرات میں گھرے ہوئے جان اور مال اور عزت کو معرض خطر میں دیکھ کر پھر بھی نعرۂ حق بلند کیا ہو جیسے صفا اور احد کی پہاڑی پر ہوا؟ کیا آپ کی کتب مقدسہ کی گواہی خود آپ کو قبول ہے۔ آپ تو اپنی کتاب کے Preface میں لکھتے ہیں :

"The utterances of any prophet cannot be faithfully reproduced. It is more so in Buddha's case. The "Theraveda" which was compiled by the First Buddhist council immediately after his death, is not handed down to us in its authentic and original form. The TriPitakes were accepted at a council in Asokas reign in 240 B.C., i.e. about 250 years afterwards, and were not put into writing for a long period. So it is quite possible that they contain accretions of later date. Modern Buddhism is a totally different to what Buddha preached, for many superstitious beliefs and practices have crept into the once pure form of religion.

(Buddha and His Sayings.P.VIII,IX by Pandit Shyama Shankar.)

تو کیا پنڈت صاحب! انسان کی جاودانی نجات اور زندگی و موت کے مسئلہ کا مدار آپ ان تحریرات کی گواہی پر رکھنا چاہتے ہیں جن کے متعلق آپ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ :

جو پیچھے سے لکھتے لکھاتے رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے

پنڈت صاحب آپ نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ یہ الفاظ اس شخص کے الفاظ ہیں جس نے سمجھے بغیر کوئی بات نہیں کی اور اس نے جو صداقت دیکھی اس کا ذکر کیا۔ سوال یہ ہے کہ وہ کونسی حکمت و معقولیت و صداقت کی باتیں ہیں جو بدھ مت کی تعلیم میں پائی جاتی ہیں اور قرآن حکیم (نعوذ باللہ) ان سے محروم ہے۔ قرآن مجید تو ۱۴۰۰ سال سے ڈنکے کی چوٹ تمام دنیا کو یہ چیلنج کر رہا ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی صداقت ہے جو میرے دامن میں نہیں تو لاؤ پیش کرو۔ اور اپنے اس دعویٰ کے حق میں ثبوت بھی لاؤ، گواہ بھی پیش کرو مگر آج تک بدھ مت کے کسی متبع نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اگر حکمت و معقولیت و صداقت آپ کے دامن میں ہے تو قرآن مجید کے متبعین کو اس سے محروم رکھنا تو بدھ مت کی اخلاقی تعلیم کے منافی ہے۔ گزشتہ ۱۰۰ سال سے اس چیلنج کو بار بار آپ کے سامنے ان الفاظ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

"میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور اور نبوت حضرت محمد مصطفی ﷺ سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیت فرقان مجید اور

باقی صفحہ نمبر ١٦ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اس کالم کے سلسلہ میں خط و کتابت کرنے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلیفون نمبر بھی ضرور تحریر فرمایا کریں۔

حضرت حافظ مولوی محمد فیض الدین صاحبؓ سیالکوٹی

حضرت حافظ محمد فیض الدین صاحبؓ کے آباء و اجداد عرب سے آکر سیالکوٹ میں آباد ہوئے تھے۔ آپ کے دادا میاں حسن صاحب اور والد بزرگوار مولوی غلام مرتضیٰ صاحب ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے تھے اور ان کی خاندانی بزرگی کا عوام پر یہ اثر تھا کہ ان کا خاندان "اللہ لوک" (یعنی اللہ والے لوگ) مشہور تھا اور جس محلّہ میں آباد تھا وہ "محلّہ اللہ لوکاں" کہلاتا تھا۔ آپؓ کی والدہ بھی مشہور سجادہ نشین خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

حضرت حافظ صاحبؓ اپنے والدین کے چھوٹے بیٹے تھے اور حنفی مکتب فکر سے تعلق تھا۔ اعتقاد و رسوم کے پابند تھے لیکن جوں جوں علم اور شعور نے ترقی کی تو آپ نے پیری مریدی کے پرانے طریق کو ترک کردیا۔ گو آپ علمائے اہل حدیث کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر تنقید بھی کرتے لیکن حضورؑ کے عشاق سے آپکے دوستانہ مراسم بھی تھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی اسلام کی حمایت میں کوششوں سے متاثر ہوئے۔ آپؓ کا بیان ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی ایک عالم مگر آزاد خیال انسان تھے، ڈاڑھی منڈواتے تھے مگر بیعت کے بعد ڈاڑھی رکھ لی اور اسلام کا میں نے ان کو عاشق صادق پایا تو میرے دل نے سمجھ لیا کہ جس وجود نے مولوی صاحبؓ میں تبدیلی پیدا کردی ہے وہ یقیناً خدا کا فرستادہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تو آپؓ نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔

حضرت مولوی صاحبؓ حافظ قرآن تھے، عربی اور فارسی کی تعلیم بھی حاصل کی تھی اور علم حدیث سے خاص شغف تھا۔ آپؓ کا شمار سیالکوٹ کے جید علماء میں ہوتا تھا۔ قبول احمدیت کے ساتھ ہی آپکی شدید مخالفت شروع ہوگئی لیکن آپؓ نے صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اپنے ہی خاندان سے شدید گالیاں اور صلواتیں سنیں۔ آخر آپؓ کی بیوی کو بھی ترک تعلقات پر مجبور کرکے دھوکہ سے میکہ بھجوادیا گیا جہاں وہ طاعون سے فوت ہوگئی۔ مخالفانہ معاشرتی دباؤ کے نتیجہ میں آپؓ نے تولیت میں آنے والی دو مساجد میں سے ایک مسجد بھی غیراحمدیوں کو دیدی اور دوسری مسجد جامع احمدیہ کبوترانوالی میں خود امامت کرواتے رہے۔ لوگوں نے اس پر آپؓ کا شکرگزار ہونے کی بجائے آپؓ کے خلاف خورد برد کا ایک جھوٹا مقدمہ قائم کردیا کہ آپؓ نے مسجد کے سائبان بیچے ہیں۔ جب عدالت میں مقدمہ کی کارروائی جاری تھی اور جھوٹے گواہ پیش ہو رہے تھے تو آپؓ ایک دیوار کے سایہ میں دعا میں مصروف تھے۔ چنانچہ خدا کی نصرت اس رنگ میں نازل ہوئی کہ ایک گواہ نے سچ بولنے کا حلف اٹھاکر میز پر دو روپے رکھ دیئے اور کہا کہ "مجھے سائبان بیچنے کا تو علم نہیں البتہ مجھے ان دو روپوں کے عوض یہاں لایا گیا ہے"۔ اس پر مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کردیا۔

حضرت مولوی صاحبؓ کے خلاف مخالفت کی شدّت اتنی بڑھی کہ ایک دن جب آپؓ مسجد میں سربسجود تھے تو ایک شخص نے آپؓ پر تلوار سے حملہ کردیا لیکن ایک اور احمدی نے حملہ آور کو پکڑلیا۔ جب یہ حملہ آور عدالت میں پیش ہوا تو ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ لیکن تھوڑا عرصہ بعد ہی اُس نے ایک نابالغ لڑکی پر حملہ کرنے کے جرم میں چودہ سال قید کی سزا پائی۔...... آپکے مخالفین نے عناد میں آپکی بھینسوں پر بھی ظلم کیا اور اُن کی زبانیں باندھ دیں اور دمیں کاٹ دیں۔...... ان ایذاؤں اور شرارتوں کی اللہ تعالیٰ آپ کو پہلے سے خبر دے دیتا تھا۔

آپؓ کے مخالفین جب کبھی اظہار ندامت کرتے تو آپؓ فوراً درگزر فرماتے اور اُن کے لئے دعا کرتے۔ جب آپؓ کا ایک مخالف طاعون کا شکار ہوا تو اُس کی خواہش پر آپؓ اُس کے پاس چلے گئے۔ وہ اپنی غلطیوں پر نادم ہوا اور آپؓ نے اسے معاف فرمادیا۔ بعد میں وہ فوت ہوگیا۔ اسی طرح آپؓ پر قاتلہ حملہ کرنے والا بھی اپنی رہائی کے بعد ۱۹۲۴ء میں سیدھا آپکے پاس آیا اور معافی کا طلبگار ہوا۔ آپؓ نے اسے بھی معاف فرمادیا۔

حضرت مولوی صاحب کے جس ماموں زاد بھائی نے آپؓ کی مخالفت اور ایذارسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، اُس کے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جبکہ حضرت مولوی صاحبؓ کی صرف دو بیٹیاں تھیں اور کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ایذا پہنچانے والے کی ساری اولاد کو وفات دے کر بتایا کہ مال اور اولاد پر فخر کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دورِ خلافت میں حضرت مولوی صاحبؓ کی والدہ نے ایک روز آپؓ کو بلایا اور بتایا کہ میں نے رات خواب دیکھا ہے کہ تمہارے دادا ایک کشتی میں بیٹھے ہیں اور ساتھ ایک بزرگ تشریف فرما ہیں جن کے ساتھ ایک بچہ بھی ہے۔ میں نے تمہارے دادا سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں تو انہوں نے فرمایا یہ وہی بزرگ ہیں جن کی تمہارے بیٹے نے بیعت کی ہے اور یہ ان کا بچہ ہے اور یہ وقت کے امام ہیں۔ پھر والدہ صاحبہ نے آپؓ کو ایک اشرفی دی کہ یہ میری طرف سے نذرانہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو قادیان بھجوادو۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی پہلی شادی ماموں زاد کے ساتھ ہوئی تھی جن سے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔ دوسری شادی لدھیانہ میں رحیم بی بی صاحبہ سے ہوئی جن سے تین بیٹیاں ہوئیں جن میں ایک چھوٹی عمر میں فوت ہوگئی۔ دوسری بیوی موصیہ تھیں جو ۱۹۱۸ء میں فوت ہوکر خاندانی قبرستان میں دفن ہوئیں اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں اُن کا کتبہ نصب کیا گیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ کی تیسری شادی ایک بیوہ سے ہوئی جو ۲۳ء میں وفات پاگئیں۔ اُن کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آپؓ کے بڑے داماد محترم علی محمد صاحبؓ المعروف بی ٹی صاحب تھے جنہیں ۱۹۰۶ء میں قبول احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ مدّت تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں استاد رہے۔ ۲۴ء میں انہیں حضرت مصلح موعودؓ کا پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا اور انہیں اُس وفد میں بھی شرکت کا موقع ملا جو گورنر پنجاب سر میلکم ہیلی سے ملنے بھجوایا گیا تھا۔

حضرت حافظ محمد فیض الدین صاحبؓ کو ۲۴ء میں اختلاج قلب کا مرض ہوا۔ جب سیالکوٹ میں مرض دور نہ ہوا تو قادیان لے جایا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ازراہ شفقت آپؓ کی عیادت بھی کی۔ ۱۷، ۱۸ دسمبر کی درمیانی شب آپؓ کو ضعف زیادہ بڑھ گیا۔ آپؓ نے کلمہ شہادت پڑھ کر وہاں موجود افراد سے فرمایا کہ آپ لوگ گواہ رہو کہ مجھے احمدیت قبول کئے ہوئے بیس سال گزرے اور اس سارے عرصہ میں یقین و ایمان میں میرا قدم آگے ہی آگے بڑھا ہے۔ پھر آپؓ کی خواہش پر آپکی بیٹی نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تو کچھ دیر بعد آپؓ نے فرمایا حضرت رسول اکرم ﷺ تشریف لارہے ہیں۔ حضورؐ کے لئے جگہ چھوڑدو۔ پھر فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لارہے ہیں، حضورؑ کے لئے جگہ چھوڑدو۔ پھر فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ تشریف لارہے ہیں ان سب کے لئے جگہ چھوڑدو...... اس کے ساتھ ہی آپؓ کی روح محبوب حقیقی کے پاس حاضر ہوگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مولوی صاحبؓ عاشقِ رسول، عالم باعمل تھے اور درود شریف ہر وقت آپکی زبان پر رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ سے بے حد محبت تھی۔ جب آپؓ نے حضورؑ کی وفات کی خبر سنی تو آپؓ سیالکوٹ میں اپنے گھر سے حضرت میر حامد شاہ صاحب کے مکان کی طرف بے تحاشا ننگے پاؤں دوڑ پڑے اور وہاں سے برہنہ پا قادیان روانہ ہوگئے، حضورؑ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور خلافت اولیٰ کی بیعت کرکے واپس آئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ کو خلافت سے بھی بڑی محبت تھی۔ آپؓ خلافت ثانیہ کی ابتدائی بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ آپؓ کا حضرت میر حامد شاہ صاحبؓ سے گہرا تعلق تھا اور اُن کے ایک مصلّی پر آپ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپؓ کو معلوم ہوا کہ شاہ صاحبؓ نے بیعتِ خلافت میں تامّل کیا ہے تو آپؓ انہیں سمجھانے گئے اور جب تک انہوں نے بیعت نہ کرلی آپؓ نے اُن کے مصلّی پر نماز پڑھنا ترک کردیا اور اُن کی ہدایت کے لئے دعا کرتے رہے۔

ایک دن محترم چودھری شاہ محمد صاحب انسپکٹر نے آپؓ سے عرض کیا کہ آپؓ نے بیعتِ خلافت ثانیہ کرلی ہے اس لئے مجھے آپ سے کچھ سمجھنا ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے بزرگانہ انداز میں فرمایا کہ پہلے بیعت کرو، میں تمہارے سارے شبہات دور کردوں گا۔ آپؓ کے تقویٰ کا ایسا اثر تھا کہ انسپکٹر صاحب نے فوراً بیعت کرلی۔ تب مولوی صاحبؓ نے دریافت فرمایا کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ اُنہوں نے عرض کی کہ سب شبہات دور ہوگئے ہیں۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی دعوت پر حضرت مصلح موعودؓ سیالکوٹ تشریف لے گئے اور آپؓ کے گھر قیام فرما ہوئے جسے آپؓ نے پہلے ہی خالی کرکے خوب صاف کروایا تھا اور کئی بار آبِ پاشی بھی کروائی تھی۔ آپؓ خود دوسری جگہ منتقل ہوگئے تھے۔ بعدازاں حضرت مولوی صاحبؓ نے یہ مکان اپنی دیگر جائیداد کے ساتھ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے لئے وقف کردیا تھا۔ جائیداد میں مسجد کبوترانوالی بھی شامل تھی جس کے آپؓ مالک و متوَلّی تھے۔ نیز دکانیں اور مکان بھی جس میں آجکل احمدیہ گرلز سکول قائم ہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی جائیداد کی قربانی اور جذبہ خدمت دین کے پیش نظر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ساٹھ روپے ماہوار آپکی خدمت میں پیش کئے جایا کریں۔ یہ سُن کر آپؓ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے اور وہی میرا رازق ہے، تم لوگ میرے رازق بننے کی کوشش نہ کرو۔

حضرت مولوی صاحبؓ کو قادیان سے اتنی محبت تھی کہ اپنی دونوں بیٹیوں کے رشتے خاص طور پر قادیان میں کئے اور آپؓ کی درخواست پر جلسہ سالانہ ۱۳ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے دونوں لڑکیوں کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی وفات پر انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے آپؓ کی خدمات کے پیش نظر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی اور آپؓ کے نام پر ایک وظیفہ بھی جاری کیا۔ آپؓ کا تفصیلی ذکر خیر مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" اپریل و مئی ۹۸ء کے شماروں میں شامل اشاعت ہے۔

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

06/11/98 - 12/11/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 6th November 1998
15 Rajab

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.40 Children's Corner: Quran Class Pt33(R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 365 (R)
02.10 Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt65 (R)
02.40 Urdu Class: (R)
03.45 Learning Arabic: Lesson No. 17 (R)
04.00 MTA Variety: Shajray Phul (R)
04.45 Homoeopathy Class: Lesson No. 176 (R)
06.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
06.40 Children's Corner: Quran Class Pt33 (R)
07.00 Pushto Item: Dars ul Hadith
07.15 Pushto Item: An Evening with.......
07.40 Tabarrukat: Speech J/S Rabwah 1965 (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 365 (R)
09.45 Urdu Class: (R)
10.50 Computers for Everyone: Part 83
11.25 Bengali Service: Interview with Ameer Sb.
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon- LIVE
14.05 Documentary: Part of an Industrial exhibit From Pakistan, held on 14-16 August 1996.
14.30 Rencontre Avec Les Francophones:(New) Rec: 02/11/98
15.40 Friday Sermon (R)
16.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.366 Rec: 11/02/98
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi.
18.20 Urdu Class(New): with Huzoor Rec: 04/11/98
19.30 German Service: Die Geschichte Von Mullah Naseer - ud- Din, More....
20.30 Children's Class: Lesson 118, Part 2
21.05 Documentary: A visit by Waqfeen e Nau to a salt mine in Khewra.
21.25 Medical Matters: Heart Problems, Pt 1
21.40 Friday Sermon (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones(New)(R)

Saturday 7th November
16 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.40 Children's Class: Lesson 118, Pt 2 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 366 (R)
02.15 Friday Sermon (R)
03.20 Urdu Class (New): 4/11/98 (R)
04.25 Computers For Everyone: Part 83 (R)
05.00 Rencontre Avec Les Francophones (N): (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Class: Lesson No. 118, Pt 2 (R)
07.25 Documentary: A visit to a salt mine. (R)
07.45 Saraiky Item: Mulaqat with Huzoor Rec: 13/10/95
08.50 Medical Matters: Heart Problems, Pt 1 (R)
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.366 (R)
10.10 Urdu Class(New): (R)
11.15 MTA Variety: Speech
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No. 15
12.55 Indonesian Hour: Children's Class.
13.55 Bengali Service: Significance of Death of Islam, Fish Cultivation, More....
14.55 Children's Mulaqat (New): Rec: 07/11/98
16.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 367 Rec: 12/02/98
17.15 Al Tafseer-ul-Kabeer: Programme No. 17
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith.
18.20 Urdu Class (New): with Huzoor Rec: 06/11/98
19.40 German Service: Nazm, Sports, J/S 98
20.40 Children's Corner: Quran Quiz, Part 29
21.00 Q/A with Huzoor: Rec. 10/05/95
22.10 Children's Mulaqat: 7/11/98 (R)
23.15 Learning Danish: Lesson No.15 (R)
23.30 MTA Variety: Speech by M. A. Tahir Sahib

Sunday 8th November 1998
17 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.55 Children's Corner: Quran Quiz, Pt 29 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 367 (R)
02.20 MTA Variety: Speech J/S UK, 1996.
03.00 Urdu Class(New): 6/11/98 (R)
04.05 Learning Danish: Lesson No. 15 (R)
04.25 MTA Variety: Speech, M.A. Tahir Sb (R)
04.50 Children's Mulaqat: (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55 Children's Corner: Quran Quiz, Pt 29 (R)
07.20 Friday Sermon: (R)
08.35 Q/A with Huzoor: Rec.10/05/95 (R)
09.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 367 (R)
10.50 Urdu Class(New): (R)
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.103
13.10 Indonesian Hour: Pem bu Kaum J/S 1998 Amir Nas, Pengala Man MB, More...
14.05 Bengali Service: Tabligh table talk, how to prevent Diarrhoea, More....
15.10 Mulaqat: with Somali and Ethiopian Ahmadies. Rec: 04/12/94
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 368 Rec: 17/02/98
17.10 Albanian Item: Q/A with Huzoor and Albanian Friends.
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class(New): with Huzoor Rec: 07/11/98
19.40 German Service: Buch Gottes, Ihre Fraggen, More..
20.45 Children's Corner: Workshop No.10
21.20 Dars ul Quran(No.13): with Huzoor Rec: 14/01/98
22.45 MTA Variety: Speech
23.25 Learning Chinese: Lesson No. 103 (R)

Monday 9th November 1998
18 Rajab

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
01.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.368 (R)
02.30 MTA USA: Q/A with Huzoor, Part 2 Rec: 23/09/94
03.10 Urdu Class (New): (R)
04.15 Learning Chinese: Lesson No.103 (R)
04.45 Mulaqat: with African Friends (R)
06.05 Tilawat Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
07.25 Dars ul Quran: No. 13 (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 368 (R)
09.50 Urdu Class(New): (R)
10.55 MTA Sports: 'Bari'
11.20 MTA Variety: Speech, Hafiz Muzaffar Sb
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.81
13.05 Indonesian Hour: Tilawat, More...
14.05 Bengali Service: Truth of Hadhrat Imam Mahdi (AS), Beef fattening: Pt 2, More..
15.05 Homeopathy Class: Lesson No. 177 Rec: 12/02/96
16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 369 Rec: 18/02/98
17.15 Turkish Item:
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class
19.35 German Service: Begegnung mit Huzoor, Mach Mit, More...
20.40 Children's Class: Lesson No. 119, Pt 1
21.10 Quiz: Rohani Khazaine, Part 3
21.55 Homeopathy Class: Lesson No.177 (R)
23.05 Learning Norwegian: Lesson No.81 (R)
23.35 MTA Variety: Speech

Tuesday 10th November 1998
19 Rajab

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Class: No. 119, Part 1 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.369 (R)
02.10 MTA Sports: 'Bari' (R)
02.35 MTA Variety: Speech (R)
03.15 Urdu Class: (R)
04.20 Learning Norwegian: Lesson No. 81 (R)
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.177 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Class: No. 119, Part 1 (R)
07.20 Pushto Item: Friday Sermon by Huzoor Rec: 09/05/97
08.20 Quiz: Rohani Khazaine, Part 3 (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 369 (R)
09.55 Urdu Class: (R)
11.00 Medical Programme: 'Our Diet'.
11.20 MTA Variety
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French: Lesson No. 13
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 23/02/96
14.15 Bengali Service: Tolerance in Islam, Brief introduction to Ahmadiyyat,.....
15.15 Tarjumatul Quran Class (New): Rec: 10/11/98
16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 370 Rec: 19/02/98
17.25 Norwegian Item: Islami Usul Ki Phil, Part 9
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.35 German Service: Lies Mal!, Islamische Presschau
20.35 Children's Corner: Quran Class, Pt 34
21.05 Children's Corner: Waqfeen e Nau, Part 4
21.35 Hamari Kaenat
22.05 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
23.15 Learning French: Lesson No. 13 (R)

Wednesday 11th November
20 Rajab

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.30 Children's Corner: Quran Class, Pt 34 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 270 (R)
02.15 Medical Programme: 'Our Diet'. (R)
02.35 Children's Corner: Waqfeen e Nau, Pt4 (R)
03.10 Urdu Class (R)
04.15 Learning French: Lesson No. 13 (R)
04.50 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40 Children's Corner: Quran Class, Pt34 (R)
07.05 Swahili Programme: Discussion, Part 2
08.00 Hamari Kaenat (R)
08.30 MTA Variety: Discussion
09.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 370 (R)
10.20 Urdu Class: (R)
11.25 MTA Variety: Durr e Sameen
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning German: Lesson No.13
13.00 Indonesian Hour: Pidato Jalson Salanoh 98 Jamaat Ahmadiyya Indonesia, More....
14.10 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec:15/05/98
15.15 Tarjumatul Quran Class(New): Rec: 11/11/98
16.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 371 Rec: 24/02/98
17.25 French Programme: Children's Class, Pt 19
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class
19.35 German Service: Vierzig Schone Edelsteine, Das Leber de Heiligen Propheten, More...
20.40 Children's Class: No. 119, Part 2
21.10 MTA Lifestyle: 'Tomato Ketchup'.
21.25 Documentary: A Trip to Zia-ul-Islam Press
22.05 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
23.10 Learning German: Lesson No. 13 (R)

Thursday 12th November
21 Rajab

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News.
00.45 Children's Class: No.119, Part 2 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.371 (R)
02.25 MTA Variety: Durr e Sameen (R)
02.55 Urdu Class: (R)
04.00 Learning German: Lesson No. 13 (R)
04.45 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Class: No. 119, Part 2(R)
07.15 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 11/10/96
08.15 MTA Lifestyle: 'Tomato Ketchup'(R)
08.30 Documentary: A trip to Zia ul Islam Press
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 371(R)
10.10 Urdu Class: (R)
11.15 Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt 66
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic: Lesson No.18
12.55 Indonesian Hour: Mubayrien Baru,....
13.55 Bengali Service: Q/A with Huzoor, Pt 1 Rec: 09/07/95
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.178 Rec: 18/09/96
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 372 Rec: 25/02/98
17.10 Bosnian Service: Q/A with Imam Sb, Pt 1
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.20 Urdu Class:
19.25 German Service: Jalsa 98, Lajna Quiz,......
20.40 Children's Corner: Quran Class, Pt 35
21.00 Tabarrukat: J/S Rabwah 1968
21.55 Homeopathy Class: No. 178
23.05 Learning Arabic: Lesson No. 18 (R)
23.20 MTA Variety: Sajray Phul

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:

English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, November 6, 1998 No. 45

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے ۲۸ ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

مورخہ ۱۰ اور ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ اور اتوار، ناصرات الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا ۲۸واں (اٹھائیسواں) سالانہ اجتماع ٹالورتھ ریکری ایشن سنٹر کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔

پہلے روز ناصرات کا اجتماع تھا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد ساڑھے دس بجے مکرم محترم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے ناصرات سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد ناصرات کے مختلف گروپس صالحات، قانتات و محسنات میں تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس دن کا سب سے اہم اور پرکشش پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا سوال وجواب کا پروگرام تھا۔ جو مقابلہ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہوا۔ یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اور سب سامعات نے انتہائی توجہ اور دلچسپی سے سنا۔

تین بجے بعد دوپہر پروگرام کا دوسرا سیشن شروع ہوا۔ جس میں ناصرات کے تینوں گروپس کے نظم اور اردو اور انگریزی تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ مسز قانتہ راشد صاحبہ کا خطاب ہوا۔ آخر میں اول، دوم اور سوم آنے والی ناصرات میں محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اس دن کا ایک اور اہم پروگرام تبلیغی سیمینار تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اجتماع کے موقعہ پر ایسا پروگرام رکھا گیا۔ اس میں لجنات کی مختلف حلقوں کی تبلیغی سیکرٹریز، تبلیغ کمیٹی کی ممبرات، نو احمدی خواتین اور بعض زائرات نے شمولیت کی۔

۱۱ر اکتوبر بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کا اجتماع تھا۔ دس بجے تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد پہلے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ شروع ہوا۔

گیارہ بجے مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب، امیر جماعت برطانیہ نے تشریف لا کر تقریباً ۵۰ منٹ خطاب فرمایا۔ جس میں مؤثر رنگ میں ممبرات لجنہ کو باہم محبت، پیار اور تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی نصیحت کی۔ خصوصاً تبلیغ اور تربیت کے میدان میں پوری محنت اور ہمت سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کے دوسرے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ اور اسکے بعد اردو انگریزی تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس اجلاس کے آخر میں فی البدیہہ تقاریر (اردو، انگریزی) کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں لجنہ اماء اللہ کے تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ جس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا خطاب ہوا۔

ساڑھے پانچ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔ آپ کا استقبال افریقن خواتین نے نعرہ تکبیر لگا کر اور لا الہ الا اللہ کا نغمہ پڑھ کر کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نشست پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد انگریز خواتین نے انگریزی میں اور مکرمہ ایمنہ چکماق صاحبہ نے بچیوں کے ساتھ مل کر ترکش نغمہ پڑھا۔ بعد ازاں مسز ممتاز ناصر خان جنرل سیکرٹری لجنہ برطانیہ نے سالانہ رپورٹ، نیز اجتماع کی دو دن کی رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے روح پرور خطاب فرمایا۔ جس میں خاص طور پر سورۃ فاتحہ کے گہرے معانی سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ نے مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والی ممبرات لجنہ میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس طرح سے اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ کہ اجتماع کامیاب رہا۔ تقریباً بارہ سو ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔

اجتماع کے موقعہ پر بچوں کے لئے کریش (Crech) کا بھی انتظام تھا۔ اس کے علاوہ صنعتی نمائش بھی لگائی گئی اور اس میں اول دوم اور سوم آنے والی بہنوں کو انعامات بھی دئے گئے۔ اجتماع کے تمام انتظامات خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

بقیہ: صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم

صاحب نے جو فیصلہ کیا تھا وہی درست تھا۔ اس دوران بڑے اصرار کے ساتھ بار بار مجھے یاد دہانی کراتے تھے کہ خدمت جماعت احمدیہ کی شان کے مطابق ہو۔ حضور کا یہی منشا ہے۔ ان کے بار بار کے اصرار اور تاکید پر میں نے کہا کہ حضرت صاحب کو میں خود بتا دوں گا، آپ فکر نہ کریں۔ کہنے لگے بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ حضور فکر مند اور پریشان ہونگے اسی کو ہم نے کم کرنا ہے۔ آپ کے بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے آپ کی خلافت سے محبت اور احترام اور خلیفۂ وقت کے ارشادات پر نہایت باریکی سے عمل درآمد کرنے کی صفات پر روشنی پڑتی ہے۔

گزشتہ سال لندن میں ایک دفعہ صبح ناشتہ پر کہنے لگے ٹانگوں میں بہت درد ہے کل حضرت صاحب کے پاس اوپر گیا آج نہیں جا سکا۔ جلسہ پر اس لئے آیا تھا کہ حضور سے روزانہ مل سکوں گا۔ جب ملاقات سے ہی رہ گیا تو کیا فائدہ آنے کا؟ جلسہ کے بعد حضور لندن سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے بھی ساتھ جانا تھا مگر آپ نے پہلے جانا تھا کیونکہ آپ آہستہ چلتے تھے اور حضور تیز۔ صبح سے ہی تیار ہو کر دروازہ پر بیٹھ گئے۔ کہ فضل نہیں آیا چلنا تھا۔ میں نے کہا آدھ گھنٹہ پہلے چلنا کافی ہے۔ کہا نہیں اس سے حضور کو تکلیف ہوگی۔ میرے لئے حضور آہستہ چلیں گے انہیں تکلیف ہوگی۔

جرمنی کے جلسہ کے لئے جاتے ہوئے بہت خوش تھے مگر کہتے تھے سفر لمبا ہے۔ میں نے کہا نہ جائیں۔ کہنے لگے عجیب بات کرتے ہو۔ حضور نے جانے کے لئے کہا ہے۔ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں قبر کی طرف سفر کم ہے اگر فوت ہو گیا تو تسلی ہوگی کہ خلیفۂ وقت کے حکم کی تعمیل کر رہا تھا۔ یہاں بیٹھے بیٹھے بھی دم نکل سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جرمنی تشریف لے گئے اور میں واپس آسٹریلیا آ گیا۔ اسکے بعد آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

مجھے یاد ہے ایک عید کے بعد میں آپ سے ملنے آپ کے گھر گیا۔ انجمن کے بعض عہدیدار پہلے سے آپ کے پاس ناشتہ کر رہے تھے۔ مجھے بھی کھانے کی دعوت دی تو عرض کیا کہ میں ناشتہ کر کے آ رہا ہوں۔ ایک دوست کہنے لگے۔ کھاؤ پیر کے گھر کا کھانا ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم نے سخت برا منایا اور فرمایا یہ کیا کہہ دیا، مجھے ایسی باتوں سے سخت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ پیر تو حضرت محمد ﷺ ہیں۔ کہنے والے نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے مذاق میں کہہ دیا ہے۔ تو کہا کہ ایسی باتوں میں مذاق بھی ٹھیک نہیں۔

آپ نے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی ہے۔ آپ کی اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی خدمات کے ساتھ ساتھ ہمدردیٔ خلق کے جذبات سے سرشار ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی نیک سیرت کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ: بدھ مت کے بارے میں سوالات از صفحہ ۱۲

صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ اس کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہئے ظہور میں آ گیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دونگا۔

(براہین احمدیہ حصہ اول)

پنڈت شیام شنکر صاحب! آپ یہ بھی غور فرمائیں کہ حضرت گوتم بدھ کے وہ الفاظ جن سے آپ یہ استنباط فرما رہے ہیں کہ بدھ نے گویا اپنی اس زندگی سے پہلے زندگیوں کے کسی چکر کا ذکر کیا ہے کیا اس مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کا وہ مفہوم نہ ہو جو بدھ مت کے متبعین برہمنی عقیدۂ تناسخ سے متاثر ہو کر سمجھ بیٹھے ہیں۔ بدھ اگر تناسخ سے ملتے جلتے کسی عقیدہ کے قائل ہیں تو ان کا تناسخ برہموں کا تناسخ نہیں ہو سکتا۔ ان معنوں میں ہو کر "ایک مرنے والے شخص کی عقد ہمت اعمال کا نتیجہ تقاضا کرتا ہے کہ ایک اور جسم پیدا ہو"۔

یا وہ "تناسخ جو تبت والے بدھوں نے اپنے لاموں میں مانا ہے یعنی یہ کہ کسی بدھ یا بدھ ستوا کی روح کا کوئی حصہ موجودہ لاموں میں حلول کر آتا ہے یعنی اس کی قوت اور طبیعت اور روحانی خاصیت موجودہ لامہ میں آ جاتی ہے اور اس کی روح اس میں اثر کرنے لگتی ہے"۔

اور قرین قیاس ہے کہ گوتم بدھ کا اشارہ اس تیسری قسم کے تناسخ کی طرف ہو کہ "اس زندگی میں طرح طرح کی پیدائشوں میں انسان گزرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ درحقیقت اپنے ذاتی خواص کے لحاظ سے انسان بن جاتا ہے۔ ایک زمانہ انسان پر وہ آتا ہے کہ گویا وہ بیل ہوتا ہے اور پھر زیادہ حرص اور کچھ شرارت بڑھتی ہے تو کتا بن جاتا ہے اور ایک ہستی پر موت آتی ہے اور دوسری ہستی پہلی ہستی کے اعمال کے موافق پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سب تغیرات اسی زندگی میں ہوتے ہیں۔ گوتم بدھ اپنے گیان سے قبل اپنے زمانہ کے روایتی مذہب کے تابع ہونگے اور اس زمانہ میں وہ اپنے سلوک کی منازل کی درجہ بدرجہ سیر کو پیدائشوں کے لفظ سے ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ایک مدت تک بندر بھی رہا اور ایک زمانہ تک ہاتھی اور پھر میں ہرن بھی اور کتا بھی۔ اور چار دفعہ میں سانپ بنا اور پھر چڑیا بھی بنا اور مینڈک بھی بنا اور دو دفعہ مچھلی بنا اور دس دفعہ شیر بنا اور چار دفعہ مرغا بنا...... اور ایک دفعہ خرگوش بنا اور خرگوش بننے کے زمانہ میں بندروں اور گیدڑوں اور پانی کے کتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھوت بنا اور ایک دفعہ عورت بنا اور ایک دفعہ ناچنے والا شیطان بنا۔ یہ تمام اشارات وہ اپنی انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنی اس زندگی کی طرف کرتے ہیں جو ہندوستان کی روایتی مذہبی زندگی کے دور میں گزری۔ مگر اس روایتی زندگی کو چھوڑنے کے بعد اور نروان کے حصول کے بعد انہوں نے اپنے مقام عالی کی طرف بھی اشارے کئے ہیں"۔ (اس مضمون کی تفصیل کے لئے دیکھئے ست بچن از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)۔ الغرض حضرت گوتم بدھ کے الفاظ انیکا جاتی سنسارم کا لازماً یہ مفہوم نکالنا کہ وہ اپنی موجودہ زندگی سے پہلے اپنی زندگیوں کے چکر کا ذکر کر رہے ہیں کوئی قطعی ثبوت اپنے اندر نہیں رکھتا۔

(نوٹ :۔ پنڈت شیام شنکر کی دوسری دلیلوں کے ردّ کے لئے اس مضمون کی اگلی اقساط ملاحظہ کیجئے۔)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔